Monthly Parliamentary Magazine

AIWAN-E-AAM

May-June 2016

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

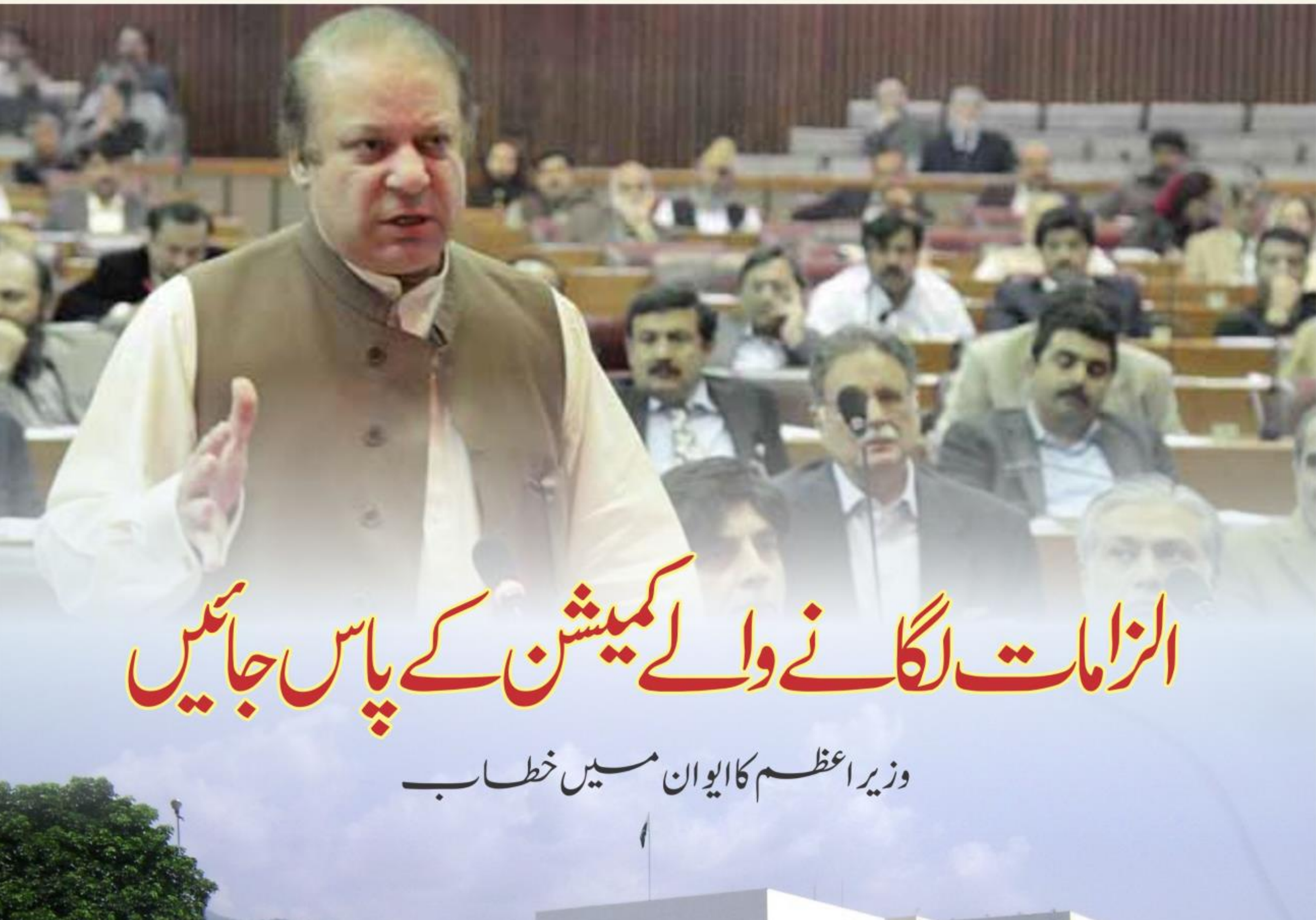

الزامات لگانے والے کمیشن کے پاس جائیں

وزیر اعظم کا ایوان میں خطاب

نمائندہ اور کارکردگی: محترمہ عائشہ سید

نمائندہ اور کارکردگی: زیب جعفر

موضوعات

اداریہ	3
ایوان بالا: چھ قانونی مسودات اور تین قراردادوں کی منظوری (جاوید علی)	4
ایوان بالا: حزب اختلاف کا احتجاج، وزیر اعظم پھر بھی نہ آئے (جاوید علی)	8
ایوان زیریں: پانامہ پیپرز پر دھواں دھار بحث (عثمان خان)	11
بلوچستان اسمبلی: کم حاضری، احتجاج اور واک آؤٹس کی بھرمار (حماد حسین)	15
سندھ اسمبلی: تیسرا پارلیمانی سال: 30 قانونی مسودات، 36 قراردادیں منظور (شفقت سومرو)	17
پانامہ لیکس: الزامات لگانے والے کمیشن کے پاس جائیں (جاوید علی)	20
پنجاب اسمبلی: آٹھ نشستیں قبل از وقت ملتوی کرنا پڑیں (وجاہت بتول)	23
خیبر پختونخوا اسمبلی: آنجہانی سردار سورن سنگھ کو خراج عقیدت پیش (عارف خان)	26
قواعد وضوابط ہائے کار: توجہ دلاؤ نوٹس، عوامی اہمیت کے معاملات اٹھانے کا ذریعہ (حمیرا ہاشمی)	29
نمائندہ اور کارکردگی: محترمہ عائشہ سید (شفاء چشتی)	30
نمائندہ اور کارکردگی: زیب جعفر (وقاص ریاض)	30

ایڈیٹر و پبلشر عبدالرزاق چشتی نے خورشید پرنٹنگ پریس، اسلام آباد سے چھپوا کر آفس نمبر 17-ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر، سیکٹر جی 10/1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

ایوانِ عام

ماہانہ پارلیمانی میگزین

مضبوط پارلیمان ۔ مضبوط عوام

شمارہ نمبر 17
جلد سوئم

وژن

تمام طبقات کیلئے حقوق، احترام اور وقار کی ضمانت کا حامل جمہوری اور منصفانہ معاشرہ

ایڈیٹر:
عبدالرزاق چشتی

ٹیم ایوان عام
محمد عارف خان، حماد حسین، جاوید علی

قیمت: 50 روپے
سالانہ سبسکرپشن: 450 روپے

آفس نمبر 17-ایف، پہلی منزل، افضل سنٹر،
آئی اینڈ ٹی سنٹر، سیکٹر جی-10/1، اسلام آباد۔
فون: 2-8466230 51 92+، فیکس: 8466233 51 92+
ای میل: aiwan-e-aam@tdea.pk

پانامہ لیکس: حکومت اور حزب اختلاف ذمہ دار بنے

وزیر اعظم نے 05 اپریل کو پارلیمان سے خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ پانامہ پیپرز میں انکے خاندان سے متعلق ہونیوالے انکشافات کی تحقیقات کیلئے عدالت عظمیٰ کے ریٹائرڈ جج پر مشتمل کمیشن قائم کر رہے ہیں۔ حزب اختلاف کی شدید مخالفت اور انکی طرف سے حاضر سروس جج پر مشتمل کمیشن کا مطالبہ کرنے پر وزیر اعظم نے ایک بار پھر 22 اپریل کو ریڈیو پاکستان اور پاکستان ٹیلی ویژن پر قوم سے خطاب کیا اور عدالت عظمیٰ کے حاضر سروس جج پر مشتمل کمیشن کے قیام کا اعلان کیا۔ تاہم عدالت عظمیٰ کو کمیشن کی جو شرائط کار (ٹی او آرز) ارسال کیں، عدالت عظمیٰ نے انہیں نا قابل عمل قرار دیتے ہوئے کمیشن کے قیام سے معذرت کرلی۔

کمیشن کے ٹی او آرز کا معاملہ ابھی تک حکومت اور حزب اختلاف کے درمیان نہ صرف طے نہیں ہو سکا بلکہ ایسا دکھائی دیتا ہے کہ شائد اب کمیشن کی تشکیل کی نوبت ہی نہ آئے۔ ایک طرف حزب اختلاف کی مختلف جماعتیں وزیر اعظم اور انکے خاندان کے اثاثوں کے حوالے سے الیکشن کمیشن آف پاکستان میں ریفرنس دائر کر چکی ہیں تو دوسری طرف سیاسی جماعتوں اور متحرک افراد کی طرف سے عدالت عظمیٰ سے رجوع کرنیکی بھی تیاریاں جاری ہیں۔

دوسری طرف پارلیمان اور قوم سے خطاب، علالت کے باعث لندن جانے اور وہاں ایک بڑی سرجری کے عمل سے گزرنے کے باوجود پانامہ پیپرز کے حوالے سے وزیر اعظم کی ذات اور انکے خاندان پر لگنے والے الزامات کی شدت میں کوئی کمی واقع نہ ہوئی ہے بلکہ حزب اختلاف کی طرف سے اس معاملے پر عوامی تحریک چلانے کی بازگشت بھی ہے۔

ملک کے آئینی و قانونی ماہرین دانشوروں کے نزدیک اگرچہ پاناما پیپرز میں کئے جانیوالے انکشافات کی روشنی میں وزیر اعظم اور انکے خاندان کے افراد پر لگنے والے الزامات کو ہمارے مروجہ قانونی وعدالتی طریقہ کار کے ذریعے ثابت کرنا ناممکن نہیں تو خاصا دشوار کام ضرور ہے تاہم اس حوالے سے ایک خصوصی قانون کافی حد تک مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔

تیسری طرف ملک کے داخلی وخارجی معاملات ہیں کہ جو پانامہ پیپرز کے انکشافات، اسکے نتیجے میں پیدا ہونیوالی گرما گرمی، ساری حکومتی مشینری کا وزیر اعظم اور انکے خاندان کے ایسے معاملے کا دفاع کرنا جسے خود وزیر اعظم اور انکے سینئر رفقا فقط وزیر اعظم کے بچوں کا معاملہ قرار دیتے ہیں اور علالت کے باعث وزیر اعظم کی نہ صرف ایوان وزیر اعظم بلکہ ملک سے ہی لمبی مدت کیلئے دوری کے باعث مسلسل معرض التوا میں ہیں۔

نتیجے کے طور پر عوام (جمہور) ہے کہ جسے حکومت کی کوئی توجہ حاصل ہے نہ ہی حزب اختلاف کی۔ مقام افسوو حیرت ہے کہ عوام کے روٹی' روزگار' غربت، افلاس، کسمپرسی' مہنگائی اور تعلیم وصحت سے متعلق مسائل کے حل کی طرف توجہ دینا تو درکنار ان مسائل پر حکومت، کسی سیاسی رہنما اور عوام کے منتخب نمائندے کو بات تک کرنے کی فرصت نہیں۔

ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک طرف تو وزیر اعظم سے لیکر نیچے تک تمام وزرا اور جماعتی عہدیدار اس معاملے کو وزیر اعظم کے بچوں کا معاملہ قرار دیتے ہیں تو دوسری طرف حکومتی اجلاسوں میں عہد کئے جاتے ہیں کہ وزیر اعظم اور ان کے خاندان کیخلاف الزامات کا جواب دیا جائیگا۔ وزیر اعظم اس معاملے میں ملوث نہیں اور یہ معاملہ صرف انکے بچوں تک محدود ہے تو انکے دفاع کی حکومتی سطح پر ضرورت کیوں محسوس ہو رہی ہے۔ اور اگر وزیر اعظم اس میں ملوث ہوں تو بھی یہ ریاستی معاملہ نہیں، ان کا ذاتی معاملہ ہے جس کے نتائج و عواقب کو انہیں خود بھگتنا ہے نہ کہ ریاست و حکومت نے۔

لہٰذا ہم حکومت اور اسکے وزرا سے گزارش کرینگے کہ وہ فریق بننے اور دن رات وزیر اعظم اور انکے خاندان کیخلاف الزامات کا موثر جواب دینے کا عزم دہرانے کی بجائے وطن عزیز کو پیش داخلی و خارجی چیلنجوں اور عوام کے اصل مسائل کے حل پر توجہ دیں۔ پانامہ لیکس کی تحقیقات کیلئے ٹی او آرز کے معاملے کو طول دینے اور مستقل محاذ آرائی کا ذریعہ بنانے کے بجائے جلد سے جلد کسی اتفاق رائے پر پہنچا جائے تاکہ ملکی معاملات اور عوام کو مشکلات کے بھنور سے نکالنے کی کوئی سبیل پیدا ہو۔

پہلے تولو پھر بولو

پاکستانی ذرائع ابلاغ میں خبریں شائع ہونے کے بعد تحریک انصاف کے چیئرمین عمران خان نے 14 مئی کو لندن میں ذرائع ابلاغ کے نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے خود بھی نہ صرف ٹیکس بچانے کیلئے آف شور کمپنی بنانے کا اعتراف کیا بلکہ کہا کہ ایسا کرنا انکی مجبوری اور حق تھا۔ حالانکہ ایک روز قبل پارٹی کے ترجمان ایک ٹیلی ویژن پروگرام میں اس حقیقت کو بے بنیاد الزام قرار دے چکے تھے۔

پانامہ لیکس کے بعد خان صاحب کا موقف تھا کہ آف شور کمپنی وہی کھولتا ہے جسے کالا دھن چھپانا ہوتا ہے۔ یقیناً اس اعتراف کے بعد انکی ساکھ مجروح اور آف شور کمپنیوں کے مالکان کے احتساب کا مطالبہ مذاق بنا ہے۔ اب تحریک انصاف کے چیئرمین جو بھی دلیل دیں مگر یہ مان لیں کہ انہوں نے اس حوالے سے غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کیا تھا۔ لگتا ہے کہ جب وہ لندن کی سرزمین پر اپنی آف شور کمپنی کا انکشاف کرتے ہوئے ٹیکس بچانے کیلئے اپنے اقدام کو اپنا حق جتا رہے تھے تو انہیں اپنا یہ قول زریں یاد نہیں رہا تھا۔ اسی لئے سیانے لوگ کہتے ہیں کہ پہلے تولو اور پھر بولو۔

لیبر قوانین پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے

پاکستان سمیت دنیا بھر میں یکم مئی کو مزدوروں کا عالمی دن منایا گیا۔ ہر سال کی طرح بڑے چھوٹے شہروں میں جلسے، جلوس تقریبات ہوئیں ریلیاں نکالی گئیں، لیکن بندہ مزدور کے تلخ اوقات میں کوئی قابل ذکر تبدیلی دیکھنے کو نہیں ملی۔ اس یوم مئی پر بھی ایک متمول اور متوسط طبقہ یوم مزدور کی چھٹی سے لطف اندوز ہو رہا تھا تو دوسری طرف غریب محنت کش گھروں سے باہر مزدوری کے متلاشی نظر آئے۔ چائلڈ لیبر، جبری مشقت اور مزدوروں بالخصوص خواتین اور کمسن مزدور بچوں کو جنسی طور پر ہراساں کرنے کا سلسلہ بھی جاری رہا۔

حکومت کی طرف سے مزدوروں کی کم از کم اجرت اور وقتاً فوقتاً جن مراعات اور سہولیات کا اعلان کیا جاتا ہے، مزدوروں کی بڑی تعداد ان کے ثمرات سے محروم ہے۔ یقیناً مزدوروں کے حالات رسمی تقریروں، تقریبات، اعلانات اور محض یکجہتی کے اظہار سے نہیں بدل سکتے، ضروری ہے کہ حکومت لیبر قوانین پر سختی سے عمل درآمد کو یقینی بنائے۔

شرح بحال رکھے تاکہ یہ غریب اور سفید پوش پنشنر اور بیوائیں کسی حد تک ہی سہی اپنے اخراجات پورے کرنے کے قابل ہو سکیں۔

247واں اجلاس

چھ قانونی مسودات
تین قراردادوں کی منظوری

ایوا ن بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار و انصرام کاروائی میں ترامیم

بھارتی خفیہ ایجنسی کے گرفتار جاسوس کلبھوشن یادیو سے متعلق بریفنگ بھی دی گئی

جاوید علی

ایوان بالا (سینیٹ) نے 1973 میں اسکے قیام کے بعد مختلف مواقع پر ایوان کی معطلی کے دوران اجلاسوں کا تسلسل ٹوٹنے کے باعث پیدا ہونیوالے خلا کو پر کرنے معطلی کے عرصے میں منعقد نہ ہونیوالے اجلاسوں کو بھی شمار کر لیا۔ اس مقصد کیلئے 14 اپریل سے 22 اپریل 2016 تک منعقدہ (127 ویں) اجلاس میں ایک قرارداد کی منظوری دی گئی۔ منظور کی گئی قرارداد کی روشنی میں ایوان نے اجلاس کو 127 ویں کی بجائے 247واں اجلاس قرار دیا گیا۔

247 ویں اجلاس میں ایوان نے چھ قانونی مسودات اور تین قراردادوں کی منظوری دی۔ سات قانونی مسودات متعارف کرائے گئے، 17 رپورٹس پیش کی گئیں۔ سینیٹرز نے 09 توجہ دلاؤ نوٹس اور عوامی اہمیت کے 29 نکات اٹھانے کیساتھ ساتھ 148 نشاندہ سوالات بھی نظام کار میں شامل کرائے۔ اجلاس کے دوران 08 تحاریک زیر ضابطہ 218 بھی اٹھائی گئیں جبکہ ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار و انصرام کاروائی میں چند ترامیم بھی متعارف کرائی گئیں۔ 247 ویں اجلاس کی کارروائی کے خاص نکات کی تفصیل قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش ہے۔

کلبھوشن یادیو

حاضری اور نشستوں کے اوقات

247 ویں اجلاس کی ہر نشست کا آغاز اوسطاً 19 فیصد جبکہ اختتام 23 فیصد سینیٹرز کی موجودگی میں ہوا۔ اجلاس کے دوران شریک سینیٹرز کی زیادہ سے زیادہ اوسط تعداد 69 (68 فیصد) جبکہ سات نشستوں پر مشتمل اجلاس کے دوران نظام کار پر موجود بیشتر امور نمٹائے گئے۔

اجلاس کی ہر نشست مقررہ وقت سے اوسطاً چھ منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 03 گھنٹے 47 منٹ تک جاری رہی۔ وزیراعظم کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔ چیئرمین پانچ نشستوں میں شریک ہوئے اور انہوں نے اجلاس کے مجموعی وقت مین سے 76 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کی۔ ڈپٹی چیئرمین نے تین نشستوں کے دوران 16 فیصد وقت تک صدارت کے فرائض نبھائے، دو فیصد وقت کی صدارت پریذائیڈنگ آفیسرز کے پینل کے اراکین نے نبھائی جبکہ اجلاس کا بقیہ چھ فیصد وقت مختلف نوعیت کے وقفوں پر صرف ہوا۔

بلوچستان اور فاٹا کے طلبہ کیلئے وزیراعظم تعلیمی وظائف سکیم میں مزید دس سال توسیع کا مطالبہ

بلوچستان نیشنل پارٹی کے دونوں سینیٹرز نے کارروائی میں حصہ نہ لیا۔

قائد ایوان نے چھ نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 96 فیصد جبکہ قائد حزب اختلاف پانچ نشستوں میں شریک ہوئے اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 35 فیصد ایوان میں گزارا۔

پاکستان پیپلز پارٹی، پختون خوا ملی عوامی پارٹی اور بلوچ نیشنل پارٹی (مینگل) کے پارلیمانی قائدین نے سات، سات، پاکستان مسلم لیگ، مسلم لیگ فنکشنل اور جمعیت العلما اسلام (ف) کے پارلیمانی قائدین نے چھ، چھ، پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائد نے پانچ، جماعت اسلامی، عوامی نیشنل پارٹی، مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائدین نے چار، چار جبکہ متحدہ قومی موومنٹ، نیشنل پارٹی اور بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کے پارلیمانی قائدین نے تین، تین نشستوں میں شرکت کی۔

منظور کئے گئے قانونی مسودات

ایوان نے پانچ سرکاری اور ایک نجی قانونی مسودے کی منظوری دی

- پاکستان بیت المال (ترمیمی) بل 2016
- بینکوں کے حوالے سے جرائم (خصوصی عدالتوں) کا (ترمیمی) بل 2016
- ایکویٹی پارٹیسپیشن فنڈ (منسوخی) بل 2016
- بینکس (نیشنلائزیشن) (ترمیمی) بل 2016
- نسٹ (ترمیمی) بل 2016
- نمز (ترمیمی) بل 2015 (نجی)

موخر کئے گئے قانونی مسودات

ایوان نے اجلاس کے دوران درج ذیل دو قانونی مسودات موخر کئے

- پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل (ترمیمی) بل 2016
- قومی احتساب کمیشن (ترمیمی) بل 2015

ایوان نے آئین کی شق 5 اور 6 میں ترامیم کیلئے پیش ایک آئینی ترمیمی بل کو متعارف کرانے کی اجازت نہ دی۔

متعارف کرائے گئے قانونی مسودات

اجلاس کے دوران ایوان میں درج ذیل سات قانونی مسودات متعارف کرائے گئے

- ممبرز، الیکشن کمیشن (تنخواہوں، الاؤنسز اور مراعات) بل 2016
- نیشنل انرجی ایفیشنسی اینڈ کنزرویشن بل 2016
- کارپوریٹ ری سٹرکچرنگ بل 2016
- آئی سی ٹی لوکل گورنمنٹ بل 2016
- فنانشل انسٹی ٹیوشنز (ریکوری آف فنانس) بل 2016
- ڈیپازٹ پروٹیکشن کارپوریشن بل 2016
- مالیاتی ادارے (محفوظ لین دین) بل 2016

توجہ دلاؤ نوٹس

247 ویں اجلاس کے دوران سینیٹرز نے 09 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے، جن کے تحت درج ذیل امور کی طرف ایوان کی توجہ مبذول کرائی گئی

- وزیراعظم کے تعلیمی وظائف پروگرام میں تعطل
- نیشنل پولیس فاؤنڈیشن کا چائنا کٹنگ میں ملوث ہونا
- ماسکو ایئرپورٹ پر پاکستانی تاجروں کو روکا جانا
- قومی مالیاتی کمیشن کے اجلاس کا طلب نہ کیا جانا
- پاکستان سٹیل ملز میں تنخواہوں کی عدم ادائیگی

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے نئے اراکین کی تقرری کا عمل شروع نہ کرنے

- گلگت بلتستان اور خیبر پختون خوا میں بڑے پیمانے پر بارشیں ہونا
- ذرائع آب کی کمی
- نان کسٹم پیڈ گاڑیوں کے کاروبار کے باعث بڑے پیمانے پر ٹیکس چوری

خانپور روڈ کی عدم تکمیل سے متعلق ایک توجہ دلاؤ نوٹس محرک کی عدم موجودگی کے باعث نپٹا دیا گیا جبکہ پمز ہسپتال میں مریضہ کیساتھ زیادتی اور کاسمیٹک صدر دفتر کی پاکستان سے کسی ور ملک منتقلی سے متعلق پیش دیگر دو توجہ

دلاؤنوٹس موخر کر دیئے گئے۔

قراردادیں

ایوان نے تین قراردادوں کی منظوری دی۔ ان قراردادوں میں درج ذیل امور سے متعلق سفارش کی گئی

- بلوچستان اور فاٹا کے طلبہ کیلئے وزیر اعظم تعلیمی وظائف سکیم میں مزید دس سال توسیع کی جائے
- اگست 1973 سے آگے کے عرصے کیلئے ایوان بالا کے اجلاسوں کی از سر نو نمبر شماری
- وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کے منتخب نمائندوں کو سینیٹ کیلئے اپنے نمائندے چننے کا اختیار دیا جائے

حکومت کی طرف سے محرک کو یقین دہانی کرانے کے بعد پمز ہسپتال میں منتظم کے تقرر کی قرارداد نپٹادی گئی، بلوچستان میں ٹیوب ویلز کی سولر سسٹم پر منتقلی کی قرارداد موخر جبکہ واپڈا ملازین کو مفت بجلی کی فراہمی بند کرنے سے متعلق پیش قرارداد مسترد کر دی گئی۔

تحاریک التوا (زیر ضابطہ 218)

ایوان بالا نے 247 ویں اجلاس کے دوران آٹھ تحاریک زیر زیر ضابطہ 218 کے تحت 498 منٹ تک بحث کی۔ بحث کے دوران درج ذیل موضوعات پر دھواں دھار اظہار خیال کیا گیا۔

- ایف سی اہلکاروں کو درپیش مشکلات

مختلف مواقع پر ایوان کی معطلی کے دوران اجلاسوں کا تسلسل ٹوٹنے کے باعث پیدا ہونیوالے خلا کو پر کرنے کیلئے معطلی کے عرصے میں منعقد نہ ہونیوالے اجلاسوں کو بھی شمار کرلیا۔

- بول میڈیا گروپ کی بندش
- قومی احتساب بیورو (نیب) کی کارکردگی
- اسلام آباد میں کھوکھوں کی مسماری
- پرویز مشرف کی بیرون ملک روانگی
- پانامہ لیکس کے انکشافات

وزیر اعظم کی نوجوانوں کیلئے قرضہ سکیم سے متعلق ایک تحریک نپٹادی گئی جبکہ تعلیمی اداروں کے نصاب میں سیکیورٹی سے متعلق مضامین شامل کرنے کی تحریک کو موخر کر دیا گیا۔

تحاریک التوا

وزیر دفاع نے ایک تحریک التوا کے جواب میں ایوان کو بھارتی خفیہ ایجنسی کے گرفتار جاسوس کلبھوشن یادیو سے متعلق بریفنگ دی۔ گلشن اقبال پارک لاہور میں خودکش بم دھماکے سے متعلق تحریک التوا پر بھی بحث کی گئی۔ چیئر نے پاکستان کرکٹ بورڈ کی ٹی ٹونٹی کرکٹ ورلڈ کپ کے دوران کارکردگی سے متعلق تحریک التوا کی بحث کیلئے منظوری دی جبکہ نظام کار پر موجود تین دیگر تحاریک التوا زیر غور نہ آئیں، ایک تحریک التوا کو خلاف ضابطہ قرار دیکر مسترد کر دیا گیا جبکہ ایک تحریک التوا کو چیئر نے نپٹادیا۔

رپورٹیں

اجلاس کے دوران ایوان بالا میں مختلف موضوعات پر مجالس ہائے قائمہ کی 17 اور وفاقی محکموں کی دو رپورٹوں سمیت 19 رپورٹیں پیش کی گئیں۔ ضابطہ 194(1) کے تحت 05 رپورٹوں کو پیش کرنے کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کو مدت میں توسیع بھی دی گئی۔

قواعد وضوابط ہائے کار میں ترمیم واضافہ

ایوان نے، ایوان بالا کے قواعد وضوابط ہائے کار وانصرام کارروائی 2012 کے قواعد ہائے نمبر 2، 89 اور 165 میں ترامیم کی منظوری دینے کے علاوہ نیا قاعدہ 264 اے شامل کرنے کی بھی منظوری دی۔

سوالات

اجلاس کے دوران نظام کار پر موجود 148 میں سے 109 نشاندہ سوالات کے جوابات دیئے گئے، سینیٹرز نے 157 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ دریافت کئے گئے سوالات میں سے 17 وزارت پانی و بجلی، 12 داخلہ وانسداد منشیات، 11 وزارت کیڈ، 10 خزانہ اور 08 سوال وزارت تجارت سے متعلق تھے۔

عوامی اہمیت کے نکات

سینیٹرز نے اجلاس کے دوران مجموعی طور پر عوامی اہمیت کے 29 نکات اٹھائے جن پر 49منٹ صرف ہوئے۔

واک آؤٹس

اجلاس کے دوران ایوان سے واک آؤٹ کرنے کے تین واقعات مشاہدے میں آئے جن پر اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 56 منٹ صرف ہوئے۔ حزب اختلاف، جمعیت العلما اسلام اور آزاد سینیٹرز نے یہ واک آؤٹس حکومت کی طرف سے وقفہ سوالات کے دوران بعض سوالوں کے قابل اطمینان جواب نہ ملنے، چیئر کی طرف سے ایچ ای سی کی نجکاری کی رپورٹ پیش کرنیکی اجازت نہ دینے اور فاٹا کے اتذہ کو خیبر پختون خوا کے اساتذہ کے مساوی فوائدنہ دینے کیخلاف کیئے۔

چیئر نے وزارت خزانہ پر قائم مجلس قائمہ کی ایچ ای سی سے متعلق رپورٹ پر اور ایوان میں متعلقہ وزرا کی اپنے محکموں اور ڈویژنز سے متعلق موجودگی کے حوالے سے رولنگ دی۔

کارروائی میں شرکت

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک کاروائی میں سینیٹرز کی شرکت کو تین لحاظ سے پرکھتا ہے

- وہ سینیٹرز جو صرف نظام کار میں امور شامل کراتے ہیں
- وہ سینیٹرز جو نظام کار پر موجود امور پر بحث کرتے ہیں
- وہ سینیٹرز جو نظام کار میں امور شامل کراتے ہیں اور ان پر بحث بھی کرتے ہیں

104 سینیٹرز پر مشتمل ایوان بالا میں موجود تقریباً سبھی جماعتوں کے 71 (68 فیصد) سینیٹرز نے کارروائی میں حصہ لیا تاہم 32 سینیٹرز نے کسی بھی لحاظ سے ایوان کی کارروائی میں شرکت نہ کی۔

ایوان کی کارروائی میں سینیٹرز کی شرکت عموما ایوان میں انکی تعداد کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو پاکستان پیپلز پارٹی کے 27 میں سے 21 سینیٹرز نے کاروائی میں شرکت کی۔ کارروائی میں شرکت کرنیوالے سینیٹرز میں دوسرے نمبر پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کے سینیٹرز شامل تھے جنکی تعداد 26 میں سے 21 مشاہدہ کی گئی۔ 10 آزاد سینیٹرز میں سے 3، متحدہ قومی موومنٹ کے 08 سینیٹرز میں سے 04، پاکستان تحریک انصاف کے 07 سینیٹرز میں سے 06، عوامی نیشنل پارٹی کے 06 سینیٹرز میں سے 05، جمعیت العلما اسلام (ف) کے 05 میں سے 04، پاکستان مسلم لیگ کے 04 میں سے 03، پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے 03 میں سے 02 اور نیشنل پیپلز پارٹی کے تمام 03 سینیٹرز کے ساتھ ساتھ ایوان کی یک رکنی جماعتوں مسلم لیگ فنکشنل، جماعت اسلامی اور بلوچستان نیشنل پارٹی (مینگل) کے سینیٹرز نے بھی کاروائی میں شرکت کی تاہم ایوان میں بلوچستان نیشنل پارٹی کے دونوں سینیٹرز بھی ان سینیٹرز میں شامل تھے جنھوں کارروائی میں حصہ نہ لیا۔

کاروائی میں سینیٹرز کی شرکت کا صنفی اعتبار سے جائزہ لیں تو مرد اور خواتین سینیٹرز کی شرح مساوی رہی یعنی 85 میں سے 58 (68 فیصد) مرد سینیٹرز اور 19 میں سے 13 (68 فیصد) ہی خواتین سینیٹرز نے کاروائی میں شرکت کی۔

248واں اجلاس

حزب اختلاف کا احتجاج
وزیر اعظم پھر بھی نہ آئے

چیئرمین بھی احتجاج ریکارڈ کرانے کیلئے ایک نشست سے اٹھ کر چلے گئے

ایبٹ آباد میں لڑکی کو زندہ جلائے جانے کی متفقہ مذمت، ملزمان کو سزا دینے کا مطالبہ

جاوید علی

ایوان بالا (سینیٹ) کا 248واں اجلاس وزیر اعظم کی ایوان میں عدم آمد کیخلاف احتجاج سے بھرپور رہا۔ یہی وجہ تھی کہ نظام کار پر آنیوالے توجہ دلاؤ نوٹس، قراردادوں اور تحاریک زیر ضابطہ 218 کی نصف تعداد زیر غور ہی نہ آ سکی۔ ان امور کے زیادہ تر محرکین وزیر اعظم کی عدم آمد کیخلاف ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ کرنیوالوں میں شامل رہی تاہم اس احتجاج کے باوجود وزیر اعظم کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔

چیئرمین بذات خود بھی ایک موقع پر احتجاج ریکارڈ کرانے کیلئے آخری نشست سے اٹھ کر چلے گئے۔ انکا موقف تھا کہ ایوان بالا میں اس طرح کی تحریک پیش کرنے سے قبل ان سے مشاورت ضروری تھی جو نہیں کی گئی۔ چیئرمین نے ایوان کو آگاہی دی کہ الجہاد ٹرسٹ کیس کے مطابق بھی یہ ضروری ہے کہ اگر ایوان زیریں بدعنوانی کے حوالے سے ایوان بالا میں کوئی تحریک ارسال کرے تو اسے پہلے ایوان بالا کے چیئرمین سے مشاورت کرنی چاہیئے۔

09 مئی سے 20 مئی 2016 تک نو نشستوں میں منعقدہ 248ویں اجلاس میں سینیٹرز کی حاضری کی شرح کم رہی۔ تمام نشستیں طے شدہ وقت کی بجائے اوسطاً چار منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں اور دو گھنٹے 40 منٹ تک جاری رہیں۔

وزیر اعظم کی عدم آمد کیخلاف احتجاج کرنیوالے سینیٹرز نے اگرچہ پہلی چھ نشستوں کے آخری حصے میں شرکت کی تاہم بعد ازاں ایوان کی کارروائی کا مقاطعہ کر دیا۔ ایوان کی کارروائی کے مقاطعہ کا مجموعی وقت سات گھنٹوں (اجلاس کے کل وقت کا 29 فیصد) شمار کیا گیا۔ اسی مسئلے پر 28 منٹ دورانیئے کا ایک واک آوٹ بھی مشاہدہ کیا گیا۔

علاوہ ازیں حزب اختلاف نے ایک سوال کا اطمینان بخش جواب نہ ملنے کے خلاف بھی تین منٹ دورانیئے کا واک آوٹ کیا۔ متحدہ قومی موومنٹ کے ایک سینیٹر نے کراچی میں پانی کی قلت اور متحدہ کے کارکنوں پر مبینہ تشدد کیخلاف ایک منٹ کیلئے علامتی واک آوٹ کیا۔ آخری نشست میں حزب اختلاف کے تمام سینیٹرز کے ساتھ ساتھ پختون خواملی عوامی پارٹی، جمعیت العلما اسلام (ف) اور نیشنل پارٹی کے سینیٹرز بھی وزرا کی عدم موجودگی کیخلاف چار منٹ کیلئے ایوان سے اٹھ کر چلے گئے۔

چیئرمین کی طرف سے احتجاج

248واں اجلاس اس لحاظ سے بھی منفرد ثابت ہوا کہ چیئرمین نے بذات خود بھی ایک موقع پر احتجاج ریکارڈ کرانے کیلئے آخری نشست سے اٹھ کر چلے گئے۔ چیئرمین نے یہ اقدام اس وقت اٹھایا جب ایوان بالا میں پانامہ لیکس کی تحقیقات کیلئے شرائط کار بنانے کیلئے 12 رکنی پارلیمانی کمیٹی کی تشکیل کیلئے ایک تحریک پیش کی جانی تھی۔ چیئرمین کا موقف تھا کہ ایوان بالا میں اس طرح کی

تحریک پیش کرنے سے قبل ان سے مشاورت ضروری تھی جو نہیں کی گئی۔ چیئرمین نے ایوان کو آگاہی دی کہ الجہاد ٹرسٹ کیس کے مطابق بھی یہ ضروری ہے کہ اگر ایوان زیریں بدعنوانی کے حوالے سے ایوان بالا میں کوئی تحریک ارسال کرے تو اسے پہلے ایوان بالا کے چیئرمین سے مشاورت کرنی چاہیئے۔

سینیٹرز کی حاضری

اجلاس کی ہر نشست کے آغاز پر ایوان میں موجود سینیٹرز کی تعداد 19 فیصد جبکہ اختتام پر 17 فیصد مشاہدہ کی گئی۔ فافن کے مشاہدہ کاروں کے مطابق 248 ویں اجلاس میں دو اقلیتی سینیٹرز سمیت زیادہ سے زیادہ 70 سینیٹرز حاضر پائے گئے۔

اہم سینیٹرز (عہدیداران) کی حاضری

چیئرمین نے تمام 09 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کے 98 فیصد وقت کیلئے اجلاس کی صدارت کے فرائض نبھائے۔ ایک فیصد وقت کیلئے صدارت کے فرائض کی ادائیگی چیئرپرسنوں کے پینل کے رکن کے حصے میں آئی جبکہ اجلاس کا ایک فیصد وقت مختلف نوعیت کے وقفوں پر صرف ہوا۔

قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف نے بھی نو، نو نشستوں میں شرکت کی اور ایوان میں بالترتیب 98 فیصد اور 43 فیصد وقت گزارا۔

پارلیمانی قائدین کی حاضری

پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے پارلیمانی قائد نے تمام (09) نشستوں مین شرکت کی۔ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے 08، بلوچستان نیشنل پارٹی مینگل، متحدہ قومی موومنٹ، نیشنل پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائدین میں سے ہر ایک نے سات، سات،

مہنگائی کے باعث پیدا شدہ صورتحال کے بارے میں پیش تحریک زیر غور نہ لائی گئی۔

جمعیت العلما اسلام (ف) پاکستان پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی کے پارلیمانی قائدین نے چھ، چھ، پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی قائد نے 05، بلوچستان نیشنل پارٹی (عوامی) کے پارلیمانی قائد نے 04 اور پاکستان تحریک انصاف اور پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائدین نے بالترتیب 03 اور 02 نشستوں میں شرکت کی۔

قانونی مسودات

ایوان نے بے سہارا یتیموں کی (بحالی و بہبود) بل 2016 کی منظوری دی۔ محرک کی درخواست پر 22ویں آئینی ترمیم کے بل کو موخر کیا۔ محرک کی عدم موجودگی کے باعث قومی احتساب (ترمیمی) بل 2015 کو ترک کر دیا جبکہ درج ذیل پانچ قانونی مسودات متعارف کرائے گئے

- فارن ایکسچینج ریگولیشن (ترمیمی) بل 2016
- سپریم کورٹ (ججوں کی تعداد) (ترمیمی) بل 2015
- دی پراونشل موٹر وہیکلز (ترمیمی) بل 2016
- دی موٹر وہیکلز (ترمیمی) بل 2016
- الیکٹرانک کرائمز سے تحفظ کا بل 2016

مزید برآں کریڈٹ بیوروز (ترمیمی) آرڈیننس 2016 اور سٹیٹ لائف انشورنس کارپوریشن (تنظیم نو و تبدیلی) آرڈیننس بھی ایوان میں پیش کئے گئے۔

قراردادیں

ایوان نے چھ قراردادوں کی بھی منظوری دی۔ ان قراردادوں میں درج ذیل معاملات اٹھائے گئے۔

سینیٹرز نے نظام کار پر موجود 191 نشاندہ سوالات میں سے 142 سوالات اٹھائے

- بلوچستان میں نصب ٹیوب ویلز کی تبدیلی کیلئے آٹھ ارب روپے کی فراہمی
- گلیات کے عوام کو قدرتی گیس کی فراہمی
- این 50 اور این 25 کی نیشنل ہائیویز اینڈ موٹرویز پولیس کو حوالگی
- پاکستان کے اندرونی معاملات میں بھارتی مداخلت سے متعلق ڈوزیئر کی تیاری
- مشترکہ مفادات کونسل کے مستقل سیکرٹریٹ کا قیام
- یتیم اور بے سہارا بچوں کے حقوق کی حفاظت

نظام کار پر موجود چھ دیگر قراردادوں کو محرکین کی عدم موجودگی کے باعث ترک کر دیا گیا جبکہ ایک قرارداد محرک کی درخواست پر موخر کی گئی۔

تحاریک التوا

پاکستان کرکٹ بورڈ کے معاملات میں بدانتظامی اور گندم کے کاشتکاروں کو درپیش مشکلات کے حوالے سے پیش دو الگ الگ تحاریک التوا پر ایوان میں بحث کی گئی۔ دیگر 13 تحاریک التوا میں سے تین کو موخر، چار کو ترک کیا گیا، ایک تحریک کو ناقابل قبول قرار دیا گیا جبکہ دو تحاریک خلاف ضابطہ قرار پائیں تاہم ایک تحریک کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا۔

توجہ دلاؤ نوٹس

ایوان نے پانچ توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ ان نوٹسوں کے ذریعے ایبٹ آباد میں ایک جوانسال خاتون کے بہیمانہ قتل، میپکو میں سترہویں گریڈ کے جونیئر انجینئرز کی آسامیوں کیلئے بلوچستان کے امیدواروں کے نتائج کے عدم اجراء، پمز ہسپتال میں چھ سو خالی آسامیوں کو پر کرنے میں حکومت کی ناکامی، کپاس کی 51 لاکھ گانٹھوں کے نقصان اور پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز مرکزی ریزرویشن کنٹرول سنٹر کی کراچی اسلام آباد منتقلی جیسے معاملات پر ایوان کی توجہ مرکوز کرائی گئی۔ مزید برآں نظام کار پر موجود دیگر 09 توجہ دلاؤ نوٹس نپٹا دیئے گئے جبکہ ایک کو موخر کیا گیا۔

رپورٹس

ایوان میں مختلف معاملات پر قائم ایوان کی مجالس کی 12 رپورٹیں پیش کی گئیں۔ ضابطہ 194(1) کے تحت تین رپورٹوں کو پیش کرنیکی مدت میں توسیع کی بھی منظوری دی گئی۔ ایوان مجلس قائمہ کی دو اور ایوان کی مکمل مجلس کی ایک رپورٹ کی منظوری بھی دی۔

تحاریک زیر ضابطہ 218 پر بحث

ایوان نے نظام کار پر موجود نو تحاریک زیر ضابطہ 218 پر 99 منٹ تک بحث کی۔ ان تحاریک میں سمگلنگ کے خاتمے کیلئے اقدامات اٹھانے، اسلام آباد مین پانی ذخائر کی تعمیر، او جی ڈی سی ایل کی مالی حالت اور تعلیمی اداروں کے نصاب میں سیکیورٹی سے متعلق مضامین کو شامل کرنے کے معاملات پیش کئے گئے تھے۔

چار دیگر تحاریک جو بین العلاقائی تجارت، دہشت گردی میں بھارت کا ملوث ہونا، تجارتی پالیسی اور قدرتی گیس کی پیداوار میں کمی سے متعلق تھیں کو نپٹا دیا گیا جبکہ مہنگائی کے باعث پیدا شدہ صورتحال کے بارے میں پیش ایک اور تحریک زیر غور نہ لائی گئی۔

تحاریک استحقاق

سیکرٹری داخلہ کیخلاف پیش کی گئی متحدہ قومی موومنٹ کے رکن کی تحریک استحقاق منظور کرتے ہوئے اسے متعلقہ مجلس کے سپرد کر دیا گیا۔

قواعد وضوابط ہائے کار میں ترامیم

ایوان نے ایوان بالا کے قواعد و ضوابط ہائے کار و انصرام کارروائی کے قواعد 165، 138، 131، 130، 96، 94، 70، 65، 55، 42، 12، 278، 210 میں ترامیم اور باب 12 اے میں نئے قاعدہ 131 اے (نئے ضوابط 131 اے، 131 بی اور 131 سی) کو شامل کرنیکی بھی منظوری دی۔

سوالات

سینیٹرز نے نظام کار پر موجود 191 نشاندہ سوالات میں سے 142 سوالات اٹھائے، ان سوالات کے جوابات کی مزید وضاحت کیلئے 242 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے گئے۔ اٹھائے گئے سوالات میں سے 29 کا تعلق وزارت خزانہ، 13 کا تجارت، 12 کا خارجہ امور سے تھا۔ داخلہ و انسداد منشیات اور وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز سے بھی دس دس سوالات دریافت کئے گئے۔

نکات ہائے اعتراض

اراکین نے 74 نکات ہائے اعتراض پر 229 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ ایوان میں مشترکہ مفادات کونسل کی رپورٹس برائے سال 2013،14 اور 2014،15 پر زیر ضابطہ 157(2) بحث کی گئی۔ 11 اراکین بشمول وفاقی وزیر برائے صوبائی رابطہ اور چیئرمین سینیٹ نے اس پر 115 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

چیئر کی رولنگز

چیئر نے دوران اجلاس تین رولنگز دیں۔ پہلی رولنگ ایک سینیٹر کی ایک خاص دن پر تحریک التوا اٹھانے سے متعلق دی گئی۔ دوسری رولنگ وقفہ سوالات کے دوران وفاقی وزارت تعلیم اور وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز کے حکام کی غیر حاضری پر دونوں وزارتوں کے سیکرٹریوں کو نوٹس جاری کرنے جبکہ تیسری رولنگ ایک تحریک التوا کو صوبائی معاملہ قرار دیتے ہوئے خلاف ضابطہ قرار دینے سے متعلق تھی۔

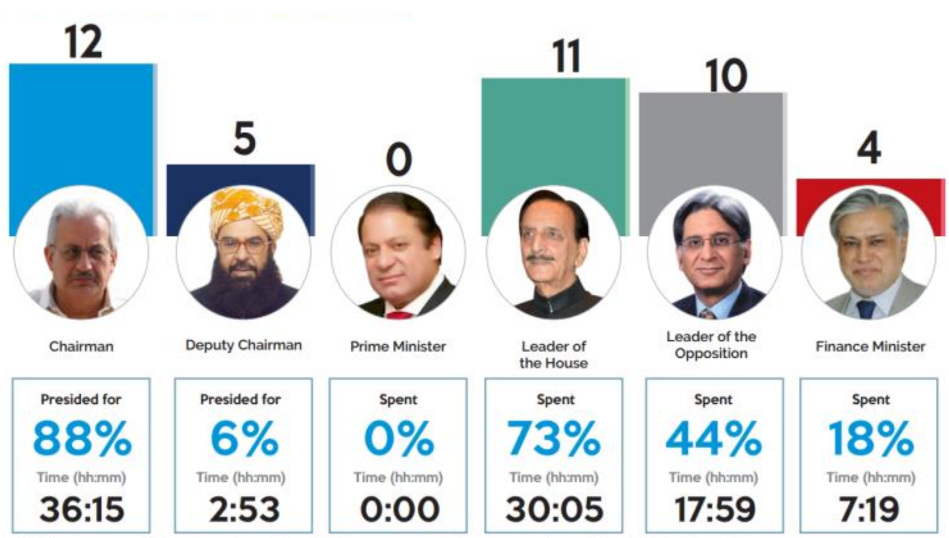

31واں اجلاس

پانامہ پیپرز پر دھواں دھار بحث

نشتیں تاخیر سے شروع ہونے کی روائت برقرار رہی

ایوان وزیر اعظم کا منتظر رہا، اراکین کی بھی کم تعداد میں شرکت

عثمان خان

ایوان زیریں (قومی اسمبلی) کا 31واں اجلاس 07 سے 15 اپریل 2016 تک چھ نشستوں میں منعقد ہوا۔ وزیر اعظم اس اجلاس کی بھی کسی نشست میں شریک نہ ہوئے۔ اس اجلاس میں بھی تمام نشستوں کے تاخیر کیساتھ شروع ہونیکی روائت بر قرار رہی اور تمام نشتیں مقررہ وقت کی بجائے اوسطاً 19 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہو کر 03 گھنٹے 43 منٹ تک جاری رہیں۔

اراکین کی فی نشست حاضری کی اوسط نشست کے آغاز پر 52 (15 فیصد)، اختتام پر 36 (11 فیصد) جبکہ نشست کے دوران کسی وقت پر موجود اراکین کے لحاظ سے 224 (65 فیصد رہی)۔ قائد حزب اختلاف نے چار نشستوں جبکہ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر نے پانچ پانچ نشستوں میں شرکت کی۔ اقلیتی اراکین کی فی نشست اوسط حاضری 08 رہی۔ اجلاس کے دوران تین وقفوں پر مجموعی وقت کا 09 فیصد (117 منٹ) صرف ہوا۔

اجلاس کی مختلف نشستوں کے دوران آٹھ قانونی مسودات متعارف کرائے گئے، دو کی منظوری دی گئی جبکہ ایک قانونی مسودہ زیر غور نہ لایا گیا۔ مختلف موضوعات پر چھ توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے گئے۔ دو توجہ دلاؤ نوٹسوں پر غور نہ کیا گیا۔ پانامہ پیپرز پر اجلاس کا ایک چوتھائی وقت (337 منٹ) تک بحث کی گئی۔ مختلف موضوعات پر تین رپورٹس پیش کی گئیں۔ نظام کار پر موجود 114 نشاندہ سوالات میں سے 27 کے جوابات دیئے گئے، اراکین نے 51 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔ اراکین نے مختلف نشستوں مین مجموعی طور پر 99 نکات ہائے اظہار پر 268 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ ایوان سے بطور احتجاج اٹھ کر چلے جانے (واک آوٹ) کے 03 واقعات مشاہدے میں آئے۔ 31ویں اجلاس میں اور کیا کچھ ہوا اسکی تفصیل اجلاس کی نشست وار روداد کی صورت میں نذر قارئین ہے۔

سات اپریل 2016 کو ایوانِ زیریں کے 31ویں اجلاس کی پہلی نشست میں پانامہ لیکس پر بحث کیلئے طے شدہ نظام کار (ایجنڈے) کو نظر انداز کر دیا گیا۔ نشست کا دورانیہ 03 گھنٹے 34 منٹ رہا اور یہ مقررہ وقت سے 43 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی۔

سپیکر کی زیر صدارت اس نشست میں وزیرِ اعظم شریک نہ ہوئے جبکہ قائد حزب اختلاف نے 01 گھنٹہ 47 منٹ کیلئے شرکت کی۔

نشست کے آغاز پر 133 (39 فیصد) اور اختتام پر 78 (23 فیصد) اراکین موجود تھے۔ بلوچ نیشنل پارٹی (عوامی)، پاکستان تحریک انصاف، قومی وطن پارٹی، عوامی مسلم لیگ پاکستان، آل پاکستان مسلم لیگ اور پاکستان مسلم لیگ ضیا کے پارلیمانی قائدین کے علاوہ 09 اقلیتی اراکین بھی نشست میں شریک ہوئے۔

اس نشست میں وزیر قانون کی طرف سے پیش کی گئی ایک تحریک کے بعد ایوان نے پانامہ لیکس پر بحث کی۔ قائد حزب اختلاف کے علاوہ جماعت اسلامی، پاکستان تحریک انصاف، عوامی مسلم لیگ پاکستان کے پارلیمانی قائدین مسلم لیگ (ن) کے چار اراکین اور تین وفاقی وزرا نے اس تحریک پر 02 گھنٹے 25 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ اراکین

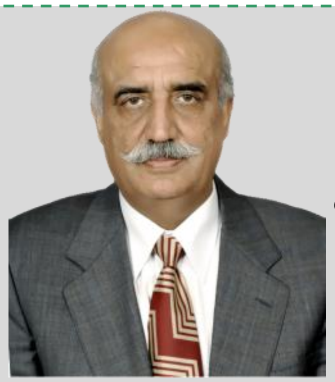

حزب اختلاف نے وفاقی حکومت کی طرف سے مالاکنڈ ڈویژن اور ضلع کوہستان سے ٹیکس فری زون کی سہولت واپس لینے کیخلاف 04 منٹ کیلئے علامتی واک آؤٹ کیا۔

نے 14 نکات ہائے اعتراض پر 15 بھی 15 منٹ صرف کئے۔

سپیکر کو وقفہ سوالات کے دوران متعلقہ وزیر کی عدم موجودگی کے باعث 10 منٹ کیلئے چوتھی نشست ملتوی کرنا پڑی

08 اپریل 2016 کو دوسری نشست میں کورم کی کمی کے باعث نظام کار پر موجود بیشتر امور نظر انداز کرنے پڑے۔ وزیر اعظم اس نشست میں شریک نہ ہوئے۔ ایوان نے کمپنیز (قانونی مشیروں کا تقرر) اور سنٹرل لا آفیسرز (ترمیمی) بل 2016 کو مزید غور کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کر دیا۔ وزیر برائے بین الصوبائی رابطہ نے مشترکہ مفادات کونسل کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ دیگر دو سرکاری قانونی مسودات کورم کی کمی کے باعث زیر غور نہ آئے۔

وزیر قانون نے پانامہ لیکس پر پھر بحث شروع کرنے کی تحریک پیش کی۔ 17 اراکین نے 03 گھنٹے 12 منٹ تک بحث میں حصہ لیا۔ ٹی ٹونٹی ورلڈ کپ 2016 کے دوران پاکستان کرکٹ ٹیم کی ناقص کارکردگی کے حوالے سے مسلم لیگ (ن) کی خواتین اراکین کے مشترکہ توجہ دلاؤ نوٹس کا متعلقہ وزیر نے جواب دیا۔

اراکین نے 37 نکات ہائے اعتراض پر 80 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ متحدہ قومی موومنٹ کے سوا تمام حزب اختلاف نے وفاقی حکومت کی طرف سے مالاکنڈ ڈویژن اور ضلع کوہستان سے ٹیکس فری زون کی سہولت واپس لینے کیخلاف 04 منٹ کیلئے علامتی واک آؤٹ کیا۔ پاکستان مسلم لیگ کے ایک رکن نے بھی اسی مسئلے پر مگر خیبر پختون خوا حکومت کیخلاف واک آؤٹ کیا۔

PAKISTAN STEEL

پاکستان سٹیل ملز کے ملازمین کی تنخواہوں میں گزشتہ سات سال سے اضافہ نہ ہونے اور گریجویٹی فنڈ اور جنرل پراویڈنٹ فنڈ میں ہیرا پھیری سے متعلق توجہ دلاؤ نوٹس پر بحث

12 اپریل 2016 کو تیسری نشست میں نجی اراکین کی کارروائی کا ساٹھ فیصد ایجنڈا زیر غور نہ آسکا۔ ڈپٹی سپیکر کی زیر صدارت اس نشست کا دورانیہ 03 گھنٹے رہا اور یہ طے شدہ وقت

مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کئے گئے نجی قانونی مسودات

- ⇐ قومی احتساب (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ آئینی ترمیم (برائے ترمیم کئے جانے شق 51) بل 2016
- ⇐ ڈرگ اتھارٹی آف پاکستان (ترمیمی) بل 20116
- ⇐ سپریم کورٹ ججوں کی تعداد (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ ٹریڈ آرگنائزیشنز (ترمیمی) بل 2016

مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کئے گئے سرکاری قانونی مسودات

- ⇐ کمپنیز (قانونی مشیروں کا تقرر)
- ⇐ سنٹرل لا آفیسرز (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ترمیمی) بل 2016

منظور شدہ بلز

- ⇐ پیٹنٹنٹس (ترمیمی) بل 2016
- ⇐ الیکٹرانک کرائم سے تحفظ کا بل 2015
- ⇐ فارن ایکسچینج ریگولیشن (ترمیمی) بل 2014
- ⇐ فارنرز (ترمیمی) بل 2016

زیر غور نہ آنیوالے قانونی مسودات

- ⇐ لاریفارمز (ترمیمی) بل 2015

زیر غور نہ آنیوالی قراردادیں

- ⇐ کم از کم پنشن 50 ہزار روپے مقرر کی جائے
- ⇐ وفاقی ملازمین کی تنخواہوں میں مہنگائی کے تناسب سے اضافہ کیا جائے
- ⇐ پاکستان کرکٹ بورڈ کی کارکردگی بہتر بنائی جائے
- ⇐ یوریا کھاد، کیڑے مار ادویات اور بیجوں پر سیلز ٹیکس ختم کیا جائے
- ⇐ پنشن کی ادائیگی کا طریق کار آسان بنایا جائے

10 بجے کی بجائے 35 منٹ تاخیر کیساتھ ہوئی۔ نشست کے آغاز پر 36(10 فیصد) اور اختتام پر 39(11 فیصد) اراکین موجود تھے۔ نشست میں عوامی نیشنل پارٹی، جماعت اسلامی، قومی وطن پارٹی شیر پاؤ، آل پاکستان مسلم لیگ، پاکستان مسلم لیگ، مسلم لیگ فنکشنل اور پاکستان مسلم لیگ ضیا کے پارلیمانی قائدین کے علاوہ 107 قلیتی اراکین بھی شریک ہوئے۔

ایوان نے قومی احتساب (ترمیمی) بل 2016، آئینی ترمیم کے بل (برائے ترمیم کئے جانے شق 51) 2016، ڈرگ اتھارٹی آف پاکستان (ترمیمی) بل 20116، سپریم کورٹ ججوں کی تعداد (ترمیمی) بل 2016 اور ٹریڈ آرگنائزیشنز (ترمیمی) بل 2016 کو مزید غور کیلئے متعلقہ مجالس ہائے قائمہ کے سپرد کر دیا۔ ایوان نے ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار میں ترامیم کی دو تحاریک اور پانچ قراردادوں پر غور نہ کیا۔ حکومت نے مالاکنڈ ڈویژن اور ضلع کوہستان سے ٹیکس فری زون کی سہولت واپس لینے، گلگت، بلتستان اور خیبر پختون خوا میں بارش ولینڈ سلائیڈنگ سے متعلق دو توجہ دلاؤنوٹسوں کا جواب دیا

تاہم پانچ تحاریک زیر ضابطہ 259 اور ایک تحریک زیر ضابطہ 244(بی) زیر غور نہ لائی گئیں۔

اراکین نے 37 نکات ہائے اعتراض پر 80 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ متحدہ قومی موومنٹ کے سوا تمام حزب اختلاف نے وفاقی حکومت کی طرف سے مالاکنڈ ڈویژن اور ضلع کوہستان سے ٹیکس فری زون کی سہولت واپس لینے کیخلاف 04 منٹ کیلئے علامتی واک آؤٹ کیا۔

> **چھ کروڑ افراد کے خط غربت سے بھی نیچے زندگی گزارنے سے متعلق ایک توجہ دلاؤنوٹس زیر غور نہ آیا**

پاکستان مسلم لیگ کے ایک رکن نے بھی اسی مسلے پر مگر خیبر پختون خوا حکومت کیخلاف واک آؤٹ کیا۔

13 اپریل کو چوتھی نشست میں تین سرکاری قانونی مسودات کی منظوری دی گئی۔ سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کی یکے بعد دیگر صدارت میں منعقدہ اس نشست کا دورانیہ 05 گھنٹے 02 منٹ رہا۔ وزیر اعظم شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف نے 144 منٹ تک شرکت کی۔ سپیکر کو وقفہ سوالات کے دوران متعلقہ وزیر کی عدم موجودگی کے باعث 10 منٹ کیلئے نشست ملتوی بھی کرنا پڑی۔ نشست کا آغاز 22(07 فیصد) اور اختتام 20(06 فیصد) اراکین کیساتھ ہوا۔

الیکٹرانک کرائم سے تحفظ کا بل 2015، فارن ایکسچینج ریگولیشن (ترمیمی) بل 2014 اور فارنرز (ترمیمی) بل 2016 کی منظوری دی گئی۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے خزانہ نے مرکزی بینک کے مرکزی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی رواں مالی کے دوران پاکستان کی معاشی صورتحال پر دوسری سہ ماہی رپورٹ پیش کی۔ حکومت نے ایجنڈے پر موجود 36 نشانذدہ سوالات میں سے 11 کے زبانی جوابات دیئے، اراکین نے 17 ضمنی سوال بھی دریافت کئے۔ حکومت نے پاکستان سٹیل ملز کے ملازمین کی تنخواہو ں میں گزشتہ سات سال سے اضافہ نہ کرنے اور انکے گریجویٹی فنڈ اور جنرل پراویڈنٹ فنڈ میں ہیرا پھیری سے متعلق توجہ دلاؤنوٹس کا جواب دیا۔ پاکستان میں چھ کروڑ افراد کے خط غربت سے بھی نیچے چلے جانے سے متعلق

پانامہ پیپرز پر طویل بحث

اجلاس کی مختلف نشستوں کے دوران مختلف موضوعات پر چھ توجہ دلاؤنوٹس اٹھائے گئے۔ دو توجہ دلاؤنوٹسوں پر غور نہ کیا گیا۔ پانامہ پیپرز پر بحث کیلئے ایجنڈے پر لائی جانیوالی چھ میں سے صرف ایک تحریک زیر ضابطہ 259 منظور کی گئی۔ مسلم لیگ (ن) کے دس، پاکستان تحریک انصاف کے 05، پاکستان پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی کے تین، تین، جمعیت العلما اسلام (ف)، متحدہ قومی موومنٹ اور عوامی مسلم لیگ پاکستان کے ایک ایک رکن نے اس تحریک پر اجلاس کا ایک چوتھائی وقت (337 منٹ) تک بحث کی۔

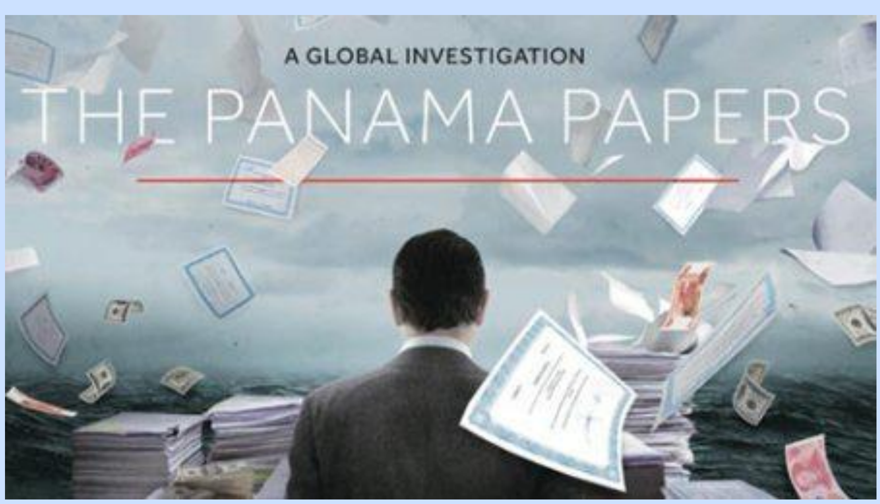

ایک توجہ دلاؤنوٹس پر غور نہ کیا گیا۔ اراکین نے 37 نکات ہائے اعتراض پر 80 منٹ تک اظہار خیال بھی کیا۔

14 اپریل کو پانچویں نشست کا ساٹھ فیصد وقت نکات ہائے اعتراض پر صرف ہوا۔ اراکین کی کم تعداد میں شرکت کا رجحان برقرار رہا۔ سپیکر وڈپٹی سپیکر کی یکے بعد دیگرے صدارت میں منعقدہ یہ نشست طے شدہ وقت سے 38 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 03 گھنٹے 34 منٹ تک جاری رہی۔ وزیرِ اعظم شریک نہ ہوئے تاہم قائد حزب اختلاف نے 86 منٹ تک شرکت کی۔

نشست کا آغاز 35 (10 فیصد) اور اختتام 22 (07 فیصد) اراکین کیساتھ ہوا۔ عوامی نیشنل پارٹی، جماعت اسلامی، قومی وطن پارٹی شیرپاؤ، آل پاکستان

مسلم لیگ، مسلم لیگ فنکشنل اور پاکستان مسلم لیگ ضیا کے پارلیمانی قائدین کے علاوہ نو اقلیتی اراکین بھی میں شریک ہوئے۔

ایوان نے پیٹنٹنٹس (ترمیمی) بل 2016 اور مجالس ہائے قائمہ برائے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور مواصلات کی میعادی رپورٹس برائے جولائی تا دسمبر 2015 پر غور نہ کیا۔ پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے ایک رکن نے مجلس قائمہ برائے بین الصوبائی رابطہ کی نومبر 2013 تا دسمبر 2015 کی میعادی رپورٹ پیش کی۔

> **گزشتہ تین سالوں کے دوران بینکوں کی طرف سے اربوں روپے کے قرضے حذف (رائٹ آف) کرنے سے متعلق تحریک زیر ضابطہ 224 پر بحث نہ کی گئی۔**

> **ملک میں کارسازی کے نئے یونٹس کی تنصیب، پاکستان کرکٹ بورڈ کی کارکردگی، پارلیمنٹ لاجز کی خستہ حالی، بلا لاگت آرگینک فارمنگ کے عمل، اور پاکستان ریلویز کے ملازمین کی بہبود کیلئے اقدامات کی تحریکوں پر غور نہ کیا گیا۔**

حکومت نے ایجنڈے پر موجود 42 نشاندہ سوالات میں سے 08 سوالات کے زبانی جوابات دیئے، اراکین نے 17 ضمنی سوالات بھی پوچھے۔ حکومت نے ملک میں بڑھتی ہوئی غربت اور چھ کروڑ پاکستانیوں کے معیار زندگی کا خط غربت سے نیچے جانا کی بابت ایک توجہ دلاؤنوٹس کا بھی جواب دیا۔

اراکین نے 33 نکات ہائے اعتراض پر 125 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے اپنے ایک رہنما کی گرفتاری کیخلاف ایوان سے 19 منٹ کیلئے واک آؤٹ کیا۔

15 اپریل 2016 کو اجلاس کی چھٹی و آخری نشست

میں ایوان نے نکات ہائے اعتراض کے علاوہ ایجنڈے پر موجود تمام امور پر غور کیا۔ سپیکر وڈپٹی سپیکر کی یکے بعد دیگرے صدارت میں منعقدہ یہ نشست طے شدہ وقت سے 30 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئی اور 03 گھنٹے 34 منٹ تک جاری رہی۔ وزیرِاعظم اور قائد حزب اختلاف شریک نہ ہوئے۔

نشست کا آغاز 42 (12 فیصد) اور اختتام 39 (11 فیصد) اراکین کی موجودگی میں۔ جماعت اسلامی، قومی وطن پارٹی شیرپاؤ، آل پاکستان مسلم لیگ، عوامی مسلم لیگ، بلوچ نیشنل پارٹی (عوامی) اور پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے پارلیمانی قائدین کے علاوہ آٹھ اقلیتی اراکین بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔

ایوان نے پیٹنٹنٹس (ترمیمی) بل 2016 کی منظوری دی جبکہ سیکیورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان (ترمیمی) بل 2016 متعارف کرایا گیا۔ دو میعادی رپورٹس اور وفاقی پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2014 پیش کی گئیں۔ حکومت نے ایجنڈے پر موجود 36 نشاندہ سوالات میں سے 08 سوالات کے زبانی جوابات دیئے، اراکین نے 17 ضمنی سوالات بھی پوچھے۔ اسلام آباد میں پولن الرجی پر قابو پانے کیلئے مناسب اقدامات نہ اٹھائے جانے کیخلاف ایک توجہ دلاؤنوٹس پر غور کیا گیا جبکہ ایک اور توجہ دلاؤنوٹس بابت میرپور خاص میں گھریلو صارفین کیلئے گیس کی لوڈشیڈنگ زیر غور نہ آسکا۔ اراکین نے 12 نکات ہائے اعتراض پر 40 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

28واں اجلاس

کم حاضری، احتجاج
واک آؤٹس کی بھرمار

نظام کار پر موجود کسی بھی سوال کا جواب نہ دیا گیا

اراکین نے مجموعی طور پر 50 نکات ہائے اعتراض اٹھائے

حماد حسین

سات نشستوں پر محیط بلوچستان اسمبلی کا 28 واں اجلاس ایک طرف اراکین کی کم تعداد میں شرکت کا شکار رہا تو دوسری طرف احتجاج اور واک آؤٹس سے بھرپور دکھائی دیا۔ ایک بیوروکریٹ کے گھر سے کروڑوں روپے کی رقم برآمد ہونے کیخلاف حزب اختلاف نے سات میں سے چھ نشستوں میں نہ صرف ایوان کے اندر احتجاج کیا بلکہ کارروائی کا مقاطعہ بھی جاری رہا۔ حزب اختلاف نے سابق وزیراعلیٰ ڈاکٹر عبدالمالک کی کابینہ میں موجود ایسے اراکین جو وزیراعلیٰ ثناءاللہ زہری کی کابینہ میں بھی شامل ہیں سے فوری طور پر مستعفی ہونیکا مطالبہ کیا۔ حزب اختلاف کے احتجاج اور واک آؤٹس پر اجلاس کے مجموعی وقت کا 69 فیصد وقت صرف ہوا۔

ایک بیوروکریٹ کے گھر سے کروڑوں روپے کی رقم برآمد ہونے کیخلاف حزب اختلاف نے سات میں سے چھ نشستوں میں نہ صرف ایوان کے اندر احتجاج کیا بلکہ کارروائی کا مقاطعہ بھی جاری رکھا۔

فافن کے مشاہدہ کاروں نے 05 مئی سے 20 مئی 2016 تک منعقدہ اس اجلاس کی تمام نشستوں کی براہ راست مشاہدہ کاری کی۔ اجلاس کی ہر نشست اپنے طے شدہ وقت کی بجائے 56 منٹ کی تاخیر کیساتھ شروع ہوئی۔ اجلاس کی تمام (07) نشستوں کا مجموعی دورانیہ 13 گھنٹے 29 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔ سب سے طویل نشست 17 مئی 2016 کو منعقد ہوئی جو دو گھنٹے 58 منٹ جاری رہی جبکہ مختصر ترین نشست 12 مئی 2016 کو منعقد ہوئی جسکا دورانیہ ایک گھنٹہ پانچ منٹ رہا۔

اہم اراکین کی شرکت

سپیکر نے تمام سات نشستوں میں شرکت کی 86 فیصد وقت تک صدارت کے فرائض ادا کئے۔ ڈپٹی سپیکر کا عہدہ خالی ہونے کے باعث بقیہ وقت کی صدارت کے فرائض چیئر پرسنوں کے پینل کے ایک رکن کے حصے میں آئے۔

وزیراعلیٰ (قائد ایوان) نے تین نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 33 فیصد ایوان میں گزارا۔ قائد حزب اختلاف پانچ نشستوں میں شریک ہوئے اور 25 فیصد وقت تک ایوان میں موجود رہے۔

پارلیمانی قائدین کی شرکت

پارلیمانی قائدین میں سے پختون خوا ملی عوامی پارٹی کے پارلیمانی قائد نے 06 نشستوں میں شرکت کی۔ عوامی نیشنل پارٹی اور نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائدین پانچ، پانچ نشستوں میں شریک ہوئے۔ پاکستان مسلم لیگ کے پارلیمانی قائد چار، مجلس وحدت المسلمین کے پارلیمانی قائد ایک نشست میں شریک ہوئے تاہم بلوچستان نیشنل پارٹی کے پارلیمانی قائد نے کسی نشست میں شرکت نہ کی۔

ایک تحریک التوامیں پاک چین اقتصادی راہداری کے روٹ کا معاملہ اٹھایا گیا۔

اراکین کی شرکت

صوبائی ایوان کا 28 واں اجلاس مجموعی طور پر اراکین کی کم تعداد میں

شرکت کا شکار رہا۔ مشاہدہ کاروں نے ہر نشست کے آغاز پر ایوان میں موجود اراکین کی تعداد 21 (32 فیصد) جبکہ اختتام پر موجود اراکین کی تعداد 19 (30 فیصد) شمار کی۔ اجلاس کی ہر نشست میں اوسطاً ایک اقلیتی رکن بھی شریک ہوئے۔

قراردادیں

⇐ اجلاس کے دوران ایوان نے درج ذیل 09 قراردادوں کی منظوری دی۔
⇐ ژوب تا کوٹ مغل روڈ کی تعمیر
⇐ قطراتی آبپاشی کے عمل سے آگاہی کیلئے کاشتکاروں کیلئے تربیتی مذاکروں کا انعقاد
⇐ ژوب، میر علی خیل تاکاجور کیچ، سڑکوں کے مغربی روٹ کی تعمیر
⇐ پاک چین اقتصادی راہداری کے مغربی روڈ پر بلوچستان کے تناظر میں غور
⇐ وفاقی حکومت کی مدد سے مزدوروں کیلئے ای او بی آئی فنڈز سے پنشن اور دیگر فوائد کا انتظام
⇐ مختلف ترقیاتی سکیموں کیلئے فنڈز کی فراہمی
⇐ بلوچستان کو پنجاب سے مختصر ترین راستے موٹروے ایم 8 کے زریعے ملانا
⇐ دور افتادہ علاقوں میں پاکستان ٹیلی ویژن کے بوسٹرز کی تنصیب
⇐ صوبے کے نادرا مراکز میں کواتین فوٹو گرافرز کی تعیناتی

نظام کار پر موجود دو دیگر قراردادوں غور نہ کیا گیا۔ ان میں سے پہلی قرارداد غریب طلبہ و طالبات کیلئے صدر اور وزیر اعظم کے تعلیمی وظائف کی بحالی جبکہ دوسری قرارداد میں پنجاب کے تعلیمی اداروں میں بلوچستان کے طلبہ کا کوٹہ بڑھانے کی بات کی گئی تھی۔

سوالات

ساتھ نشستوں پر مشتمل اجلاس کے نظام کار پر موجود تمام 20 نشاندہ سوالات کے جوابات نہ دیئے جا سکے ۔ اسکی بڑی وجہ سوالات کے محرکین یا جواب دینے والے متعلقہ وزرا کی ایوان سے غیر حاضری تھی۔

تحریک التوا جمعیت العلما اسلام (ف) کے ایک رکن نے کوئٹہ کے ایک سب ڈویژنل آفیسر کیخلاف پیش کی اور مذکورہ افسر پر فاضل رکن کیساتھ بد تمیزی کرنیکا الزام عائد کیا۔

تحاریک التوا

نظام کار پر آنیوالی تین تحاریک التوا میں سے ایوان نے ایک تحریک کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا۔ دوسری تحریک التوا کی بحث کیلئے منظوری دی گئی جبکہ تیسری تحریک التوا پر اراکین نے بحث کی۔

پہلی تحریک التوا جمعیت العلما اسلام (ف) کے ایک رکن نے کوئٹہ کے ایک سب ڈویژنل آفیسر کیخلاف پیش کی اور مذکورہ افسر پر فاضل رکن کیساتھ بد تمیزی کرنیکا الزام عائد کیا۔ بحث کیلئے منظور کی گئی تحریک التوا میں پاک چین اقتصادی راہداری کے روٹ کا معاملہ اٹھایا گیا جبکہ جس تحریک پر بحث کی گئی اسکا موضوع صوبے کی تعلیمی ترقی تھا۔

نکات ہائے اعتراض

اجلاس کے دوران اراکین نے مجموعی طور پر 50 نکات ہائے اعتراض اٹھائے اور مختلف معاملات 219 منٹ تک گفتگو کی۔

کورم

اجلاس کے دوران صرف ایک دفعہ کورم کی کی نشاندہی کی گئی ۔ چھٹی نشست میں جمعیت العلما اسلام (ف) کے ایک رکن نے کورم کی نشاندہی کا فریضہ ادا کیا۔ سپیکر نے پانچ منٹ تک گھنٹیاں بجانے کا حکم دیا، جس کے بعد گنتی کرانے پر کورم کم پائے جانے پر نشست ملتوی کر دی گئی۔

تیسرا پارلیمانی سال

30 قانونی مسودات، 36 قراردادیں منظور

59 نشستوں پر محیط پانچ اجلاسوں کا مجموعی دورانیہ 182 گھنٹے 07 منٹ رہا

صوبائی ایوان میں احتجاج اور واک آؤٹس کے 50 واقعات مشاہدے میں آئے

شفقت سومرو

چودھویں سندھ اسمبلی کا تیسرا پارلیمانی سال حکومتی قانون سازی کے اعتبار سے بھرپور رہا۔ 13 جون 2015 تا 03 مئی 2016 کے عرصہ پر مشتمل اس سال میں سندھ کے صوبائی ایوان کے پانچ اجلاس منعقد ہوئے۔ 59 نشستوں منعقدہ ان اجلاسوں کے دوران 28 حکومتی قانونی مسودات اور 36 قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ پارلیمانی سال کے دوران منعقدہ اجلاسوں کا مجموعی وقت 182 گھنٹے اور 07 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔ تیسرے پارلیمانی سال کی کارروائی کے خاص نکات نذر قارئین ہیں۔

حاضری

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران وزیراعلیٰ نے صوبائی اسمبلی کی 30 نشستوں میں شرکت کی اور اجلاسوں کے مجموعی وقت کا صرف پچیس فیصد ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف نے 43 نشستوں میں شریک ہو کر مجموعی وقت کا پچاس فیصد وقت ایوان میں صرف کیا،بقیہ اراکین کی شرکت کی اوسط شرح پچاس فیصد رہی۔ ہر نشست کے آغاز پر اوسطاً 36 (21 فیصد) اراکین جبکہ اختتام پر 57 (34 فیصد) اراکین کی موجودگی مشاہدہ میں آئی۔

پارلیمانی قائدین کی شرکت کی شرح عام اراکین کے مقابلے پر بہتر دکھائی دی۔ پارلیمانی قائدین میں سے پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹیریز کے قائد نے سب سے زیادہ 54 نشستوں میں شرکت کی، دوسرے نمبر پر متحدہ قومی موومنٹ کے پارلیمانی قائد رہے جو 52 نشستوں میں شریک ہوئے جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے پارلیمانی قائد نے 49، پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے پارلیمانی قائد نے 48 اور پاکستان مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے 44 نشستوں میں شرکت کی۔

> **توجہ دلاؤ نوٹس اٹھانے میں مرد اراکین کو خواتین اراکین پر سبقت رہی۔ مرد اراکین نے 92 جبکہ خواتین اراکین نے 39 توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرائے۔**

اجلاس کی صدارت

سپیکر نے پارلیمانی سال کے دوران 69 فیصد وقت (126 گھنٹے اور آٹھ منٹ) ایوان کی کاروائی کی صدارت کی، ڈپٹی سپیکر نے 26 فیصد وقت (47 گھنٹے اور 47 منٹ) تک صدارت کے فرائض نبھائے جبکہ بقیہ چار فیصد وقت (چھ گھنٹے 58 منٹ) تک کارروائی کی صدارت چیئر پر سنوں کے پینل کے اراکین کے حصے میں آئی۔ اجلاسوں کا ایک فیصد وقت (دو گھنٹے اور پانچ منٹ) مختلف نوعیت کے وقفوں پر صرف ہوا۔

ایوان کی کارروائی میں عملی شرکت

فافن کے مشاہدہ کار اراکین کی ایوان کی کارروائی میں شرکت کو تین طرح سے جانچتے ہیں۔

⇐ صرف ایجنڈا جمع کرانیوالے اراکین

⇐ ایوان میں ہونیوالی بحث میں شریک اراکین

⇐ ایجنڈا جمع کرانے اور اس پر بحث کرنیوالے والے اراکین

اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ایوان میں موجود تمام جماعتوں کے اراکین نے اپنی تعداد کے تناسب سے کارروائی میں شرکت کی۔ ایوان میں اس وقت تک موجود 161 اراکین میں سے 140 (89 فیصد) اراکین نے کاروائی میں شرکت کی جبکہ 18 (11 فیصد) اراکین غیر فعال رہے اور انہوں نے نہ تو نظام کار میں کسی امر کو شامل کرایا نہ ہی بحث میں شرکت کی۔

ایوان کی کاروائی میں جماعتی اعتبار سے شرکت کا جائزہ لیں تو متحدہ قومی موومنٹ کے 96 فیصد (47 میں سے 45) اراکین نے ایوان کی کارروائی میں شرکت کی، پاکستان پیپلز پارٹی کے 87 فیصد (90 میں سے 78) اراکین نے کاروائی میں حصہ لیا۔ اسی طرح پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے 11 میں سے 10، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے آٹھ میں سے سات جبکہ پاکستان تحریک انصاف کے چار میں سے تین اراکین نے ایوان کی کارروائی میں عملی طور پر شرکت کی۔

کاروائی میں شرکت کا صنفی اعتبار سے جائزہ

ایوان کی کارروائی میں شرکت کے اعتبار سے خواتین اراکین کو مرد اراکین پر سبقت حاصل رہی۔ ایوان میں موجود تمام 30 خواتین نے نظام کار میں امور شامل کرانے، بحث میں شرکت یا دونوں لحاظ سے کارروائی میں شرکت ۔ دوسری طرف مرد اراکین کا تناسب 86 فیصد (131 میں سے 113) رہا۔ اسی طرح ایوان میں موجود نو میں سے آٹھ غیر مسلم اراکین نے بھی ایوان کی کارروائی میں بھرپور شرکت کی۔

احتجاج کرنے میں متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین کو سبقت حاصل رہی، ایوان کے اندر 13 بار احتجاج اور 05 بار واک آؤٹ کئے۔ متحدہ کے احتجاج اور واک آؤٹس کا دورانیہ 126 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔

کارکردگی

سندھ کے صوبائی ایوان کے نظام کار پر تیسرے پارلیمانی سال کے دوران نجی اراکین کے 09 قانونی مسودات سمیت مجموعی طور پر 42 قانونی مسودات لائے گئے۔ ایوان نے ان میں سے 02 نجی اور 28 حکومتی قانونی مسودات سمیت 30 قانونی مسودات کی منظوری دی جبکہ ایک نجی قانونی مسودے کو مسترد کیا گیا۔

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران قانون سازوں کی طرف سے ذاتی استحقاق کے 24 سوالات اٹھائے گئے ۔ان تحاریک استحقاق میں سے 12 تحاریک منظور کی گئیں، 06 تحاریک واپس لے لی گئیں، 03 کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا، 02 مسترد کردی گئیں جبکہ 01 تحریک استحقاق کو نمٹا دیا گیا۔

منظور کئے گئے قانونی مسودات میں سے زیادہ تر تعلیم، مالیات، عدلیہ، مقامی حکومتوں، مزدوروں کی فلاح اور نظم ونسق سے متعلق تھے۔

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران نظام کار پر 67 قراردادیں لائی گئیں۔ ان میں سے 36 کو منظور کیا گیا، 28 زیر غور نہ آئیں، 02 کو موخر کیا گیا جبکہ 01 قرارداد کو مزید غور کیلئے متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا۔

ایوان سے منظور کی گئی قراردادوں کی اکثریت (23 قراردادیں) نجی اراکین نے پیش کیں۔ 10 کو مشترکہ طور پر پیش کیا گیا جبکہ 03 قراردادیں حکومت نے پیش کیں۔ وہ تمام قراردادیں جو زیر غور نہ لائی گئیں انہیں بھی نجی اراکین نے پیش کیا تھا۔

قبل از بجٹ بحث

ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار کے قاعدہ نمبر 143 اور 144 کے مطابق سندھ کے صوبائی ایوان کو جنوری سے مارچ کے دوران قبل از بجٹ بحث کرنی ہوتی ہے۔ اس بحث کا مقصد آئندہ مالی سال کے بجٹ کیلئے وفاقی حکومت کو بجٹ تجاویز پیش کرنا اور سہ ماہی بعد از بجٹ بحث کے ذریعے رواں مالی سال کے بجٹ سے جاری رقوم کے اجرا اور استعمال کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران اس حوالے سے بحث تاخیر سے کی گئی۔ اپریل کے آخری ہفتے میں منعقدہ اس بحث میں 20 اراکین نے 04 گھنٹے اور 06 منٹ تک اظہار خیال کیا۔ بحث کے دوران بجٹ اخراجات، استعمال اور بجٹ 2016-17 کیلئے قبل از بجٹ سفارشات پیش کی گئیں۔

بعد از بجٹ بحث

مالی سال 2015-16 کے بجٹ پر ایوان نے چھ دن تک بحث کی۔ اراکین نے مجموعی طور پر 24 گھنٹے اور 43 منٹ (اجلاس کے مجموعی وقت کا 63 فیصد) تک اظہار خیال کیا۔ 13 جون سے 25 جون تک منعقدہ اجلاس کے دوران اراکین کی حاضری کا تناسب مجموعی طور پر کم رہا اور نصف سے زیادہ اراکین نے بعد از بجٹ بحث میں حصّہ نہ لیا۔ بعد از بجٹ بحث میں حصّہ لینے والے 79 اراکین میں 24 خواتین اور 55 مرد اراکین شامل تھے۔ اس اجلاس میں بھی ایوان میں تعداد کے تناسب کے اعتبار سے خواتین اراکین کو مرد اراکین پر سبقت حاصل رہی۔

80 فیصد (30 میں سے 24) خواتین اراکین جبکہ 40 فیصد (137 میں سے 55) مرد اراکین نے بجٹ تجاویز پر ہونیوالی عام بحث میں شرکت کی۔ خواتین

اراکین نے نے پانچ گھنٹے پانچ منٹ جبکہ انکے ہم منصب مرد اراکین نے 19 گھنٹے اور 38 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

نمائندگی، جوابدہی اور حکومتی نگرانی

نمائندگی، جوابدہی اور حکومتی نگرانی کے اعتبار سے جائزہ لیں تو صرف 28 (17 فیصد) اراکین نے اپنے فرائض کی ادائیگی کی اور مختلف اداروں و محکموں سے 270 نشانذدہ سوالات دریافت کئے گئے۔ ہر ایک جماعت کے چند اراکین نے سوالات جمع کرائے۔ متحدہ قومی موومنٹ اس اعتبار سے سرفہرست رہی جسکے 47 میں سے 17 اراکین نے 132 سوالات اٹھائے۔ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل کے چار اراکین نے 82 سوالات دریافت کئے، پاکستان پیپلز پارٹی کے چار اراکین نے 22، پاکستان تحریک انصاف کے دو اراکین نے 33 جبکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایک رکن نے صرف ایک سوال دریافت کیا۔

سوالات 32 محکموں سے متعلق تھے۔ محکمہ صحت سے 24، داخلہ سے 17، سماجی بہبود سے 15، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سے 14، زراعت سے 13۔ خزانہ سے 13، خوراک سے 12، STEVTA اور محصولات سے گیارہ گیارہ جبکہ تعلیم اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینیئرنگ سے دس دس سوالات دریافت کئے گئے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران نظام کار پر مجموعی طور پر 42 اراکین کے 131 توجہ دلاؤ نوٹس لائے گئے جن میں سے ایوان نے 85 کو اٹھایا جبکہ 46 زیر غور نہ لائے گئے۔ سب سے زیادہ 85 توجہ دلاؤ نوٹس متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے جمع کرائے۔ پاکستان مسلم لیگ فنکشنل دوسرے نمبر پر رہی جس کے اراکین نے 26، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 09، پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے بھی 09 جبکہ پیپلز پارٹی کے اراکین نے صرف 02 توجہ دلاؤ نوٹس نظام کار میں شامل کرائے۔ توجہ دلاؤ نوٹس اٹھانے میں مرد اراکین کو خواتین اراکین پر سبقت رہی۔ مرد اراکین نے 92 جبکہ خواتین اراکین نے 39 توجہ دلاؤ نوٹس جمع کرائے۔

نکات ہائے اعتراض

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران 73 (تقریباً 43 فیصد) اراکین نے 575 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے مختلف معاملات پر اظہار خیال کرتے ہوئے اجلاس کے مجموعی وقت میں سے 12 گھنٹے 34 منٹ صرف کئے۔ سب سے زیادہ 313 نکات ہائے اعتراض 23 ویں اجلاس (سال کا طویل ترین اجلاس)، جبکہ سب سے کم 10 نکات ہائے اعتراض 22 ویں اجلاس کے دوران اٹھائے گئے۔ نکات ہائے اعتراض کے ذریعے مختلف مسائل پر توجہ مبذول کرانے میں

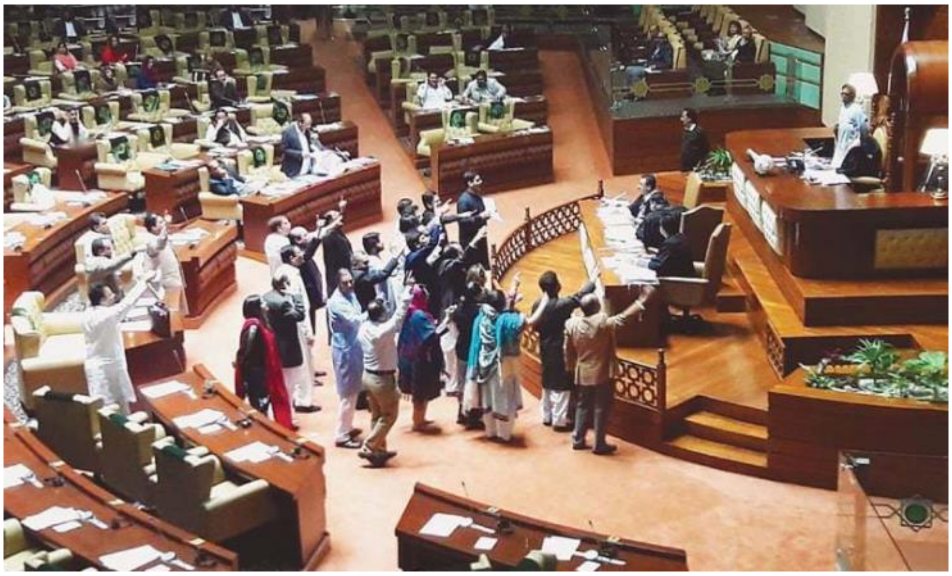

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے اراکین کو سبقت حاصل رہی جنہوں نے 267 مسائل پر اظہار خیال کیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے 247، متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے 29، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 18 اور پاکستان مسلم لیگ (فنکشنل) کے اراکین نے نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 14 مسائل کی طرف توجہ مبذول کرائی۔

نظم وضبط

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران قانون سازوں کی طرف سے ذاتی استحقاق کے 24 سوالات اٹھائے گئے۔ ان تحاریک استحقاق میں سے 12 تحاریک منظور کی گئیں، 06 تحاریک واپس لے لی گئیں، 03 کو متعلقہ مجلس قائمہ کے سپرد کیا گیا، 02 مسترد کر دی گئیں جبکہ 01 تحریک استحقاق کو نمٹا دیا گیا۔ تحاریک استحقاق پیش کرنیوالوں میں متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین کو سبقت حاصل رہی جنہوں نے 09 تحاریک پیش کیں۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے 06، مسلم لیگ (فنکشنل) کے اراکین نے 04، پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے 03 جبکہ مسلم لیگ (ن) کے اراکین نے سب سے کم 02 تحاریک استحقاق پیش کیں۔

قواعد وضوابط ہائے کار میں ترامیم کی تجاویز

متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین نے تیسرے پارلیمانی سال کے دوران ایوان کے قواعد وضوابط ہائے کار وانصرام کارروائی 2013 میں ترامیم کی 24 تجاویز پیش کیں۔ تاہم ایوان نے ان میں سے کسی بھی تجویز کی منظوری نہ دی۔

احتجاج اور واک آؤٹس

تیسرے پارلیمانی سال کے دوران سندھ کے صوبائی ایوان میں احتجاج اور واک آؤٹ کے 50 واقعات مشاہدے میں آئے۔ ان واقعات کا دورانیہ مجموعی وقت کا 05 فیصد (08 گھنٹے، 36 منٹ) رہا۔ احتجاج کے تمام 34 واقعات پر 197 منٹ جبکہ واک آؤٹ کے 16 واقعات پر ایوان کے 316 منٹ صرف ہوئے۔

احتجاج کرنے میں بھی متحدہ قومی موومنٹ کے اراکین کو سبقت حاصل رہی جنہوں نے ایوان کے اندر 13 بار احتجاج اور 05 بار واک آؤٹ کئے۔ متحدہ کے احتجاج اور واک آؤٹس کا دورانیہ 126 منٹ ریکارڈ کیا گیا۔ مسلم لیگ (فنکشنل) اور پاکستان پیپلز پارٹی نے ایک، ایک احتجاج کیا جس پر بالترتیب سات اور دو منٹ صرف ہوئے۔ پاکستان تحریک انصاف کے اراکین نے پندرہ منٹ دورانیے کا ایک واک آؤٹ کیا جبکہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور نیشنل پیپلز پارٹی کے اراکین انفرادی واک آؤٹ سے دور رہے۔ احتجاج کے دیگر 18 اور واک آؤٹ کے 09 واقعات میں حزب اختلاف کی ایک سے زائد جماعتوں کے اراکین شامل دکھائی دیئے۔

کورم

سپیکر کو تین مواقع پر کورم کی کمی کے بارے میں آگاہ کیا گیا تاہم چیئر نے دو مواقع پر کوئی کارروائی نہ کی اور گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا۔ ایک بار سپیکر نے 10 منٹ کیلئے گھنٹیاں بجانے کا حکم دیا اور گنتی پوری ہونے کے بعد کارروائی دوبارہ شروع کی گئی۔

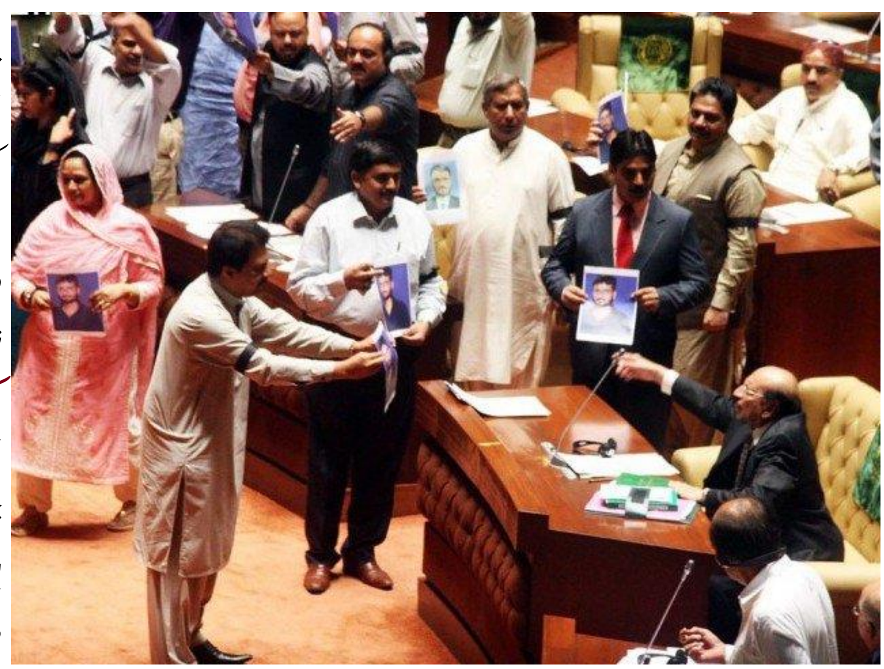

الزامات لگانے والے کمیشن کے پاس جائیں

پیپلز پارٹی نے ہر بار اتفاق فاؤنڈریز کی چمنیاں ٹھنڈی کیں

کڑے احتساب سے گزرے اور سرخرو ہوئے، ایوان میں خطاب

جاوید علی

پانچ اپریل 2016 کو وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے قومی اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کیا۔ وزیر اعظم نے پانامہ لیکس کے حوالے سے اپنے خاندان پر لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کیلئے سپریم کورٹ کے ریٹائرڈ جج کی سربراہی میں جوڈیشل کمشن قائم کرنے کا اعلان بھی کیا۔ ذیل میں انکے خطاب کا متن نذر قارئین ہے۔

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ۔۔۔ جناب سپیکر میں اپنی پوری سیاسی زندگی میں آج پہلی بار ذاتی حوالے سے کچھ کہنے کیلئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ مجھے ان گزارشات کی ضرورت اسلئے محسوس ہوئی کہ ایک بار پھر کچھ لوگ اپنے سیاسی مقاصد کیلئے مجھے اور میرے خاندان کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ 25 برسوں سے بار بار دہرائے جانے والے الزامات کو ایک بار پھر میڈیا پر اچھالا جا رہا ہے۔ میں چند بنیادی حقائق آپکے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ خود

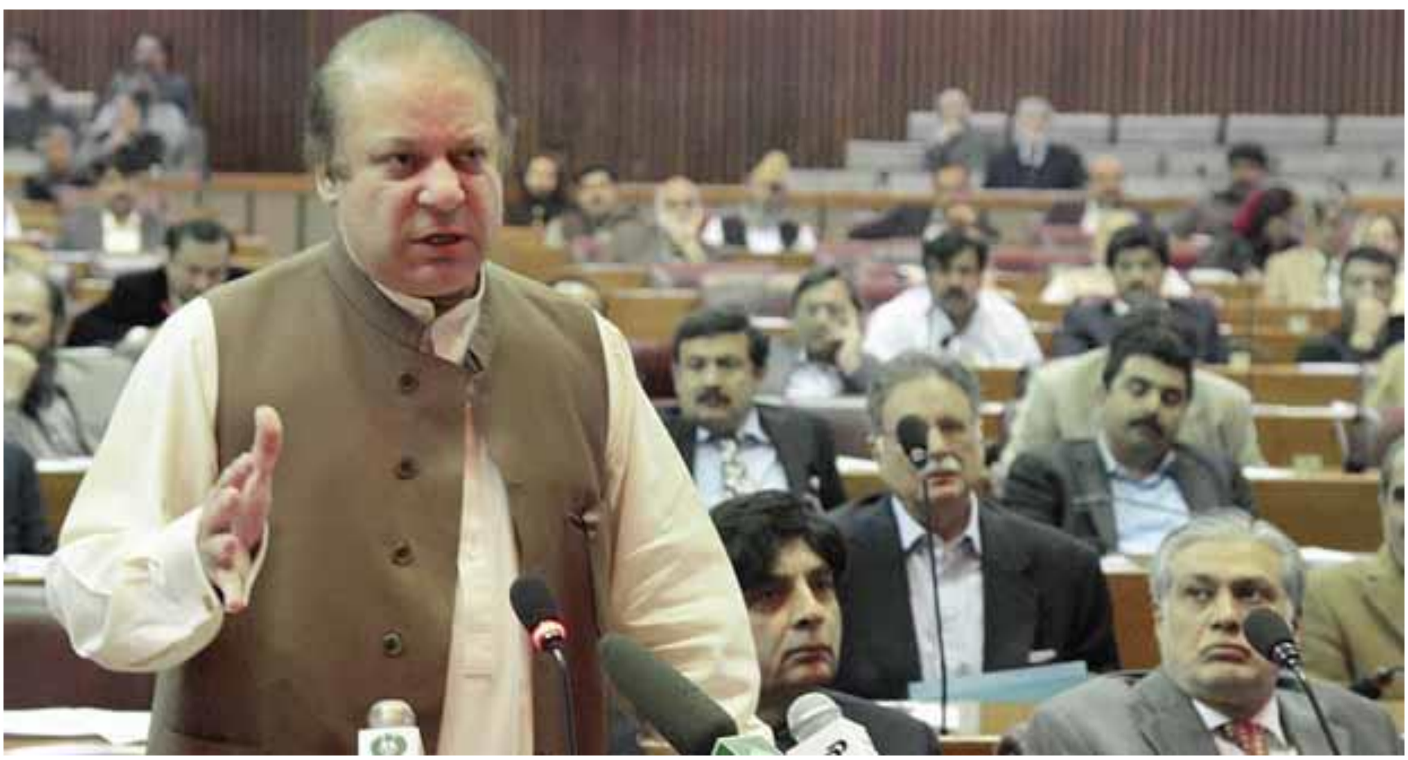

حکومت سے باہر یا حکومت کے اندر ہوتے ہوئے میں نے یا میرے خاندان کے کسی فرد نے قومی امانت میں رتی بھر خیانت نہیں کی اور کبھی اقتدار کو کاروبار سے منسلک نہیں کیا۔

اندازہ لگا سکیں کہ ان الزامات کی حقیقت کیا ہے۔ قیامِ پاکستان سے کئی سال قبل میرے والد صاحب نے لاہور سے کاروبار کا آغاز کیا اور اتفاق فاؤنڈری کی بنیاد ڈالی۔ قیامِ پاکستان تک یہ ایک ماشاءاللہ مستحکم اور مضبوط صنعتی ادارہ بن چکا تھا۔ اسکی ایک شاخ ڈھاکہ یعنی مشرقی پاکستان میں بھی قائم ہوچکی تھی۔ معاشی طور پر مستحکم یہ صنعتی ادارہ ہزاروں خاندانوں کو روزگار کی فراہمی کا ذریعہ بن چکا تھا اور قومی خزانے میں ٹیکسوں کی صورت اپنا حصہ ڈال رہا تھا۔

16 دسمبر 1971ء کو مشرقی پاکستان میں قائم اتفاق فاؤنڈریز سقوطِ ڈھاکہ کی نذر ہوئی۔

وہ قرض بھی اتارے جو ہم پر واجب نہیں تھے، کسی بھی عدالت میں ہمارے خلاف لگائے گئے الزامات کو ثابت نہیں کیا جاسکا

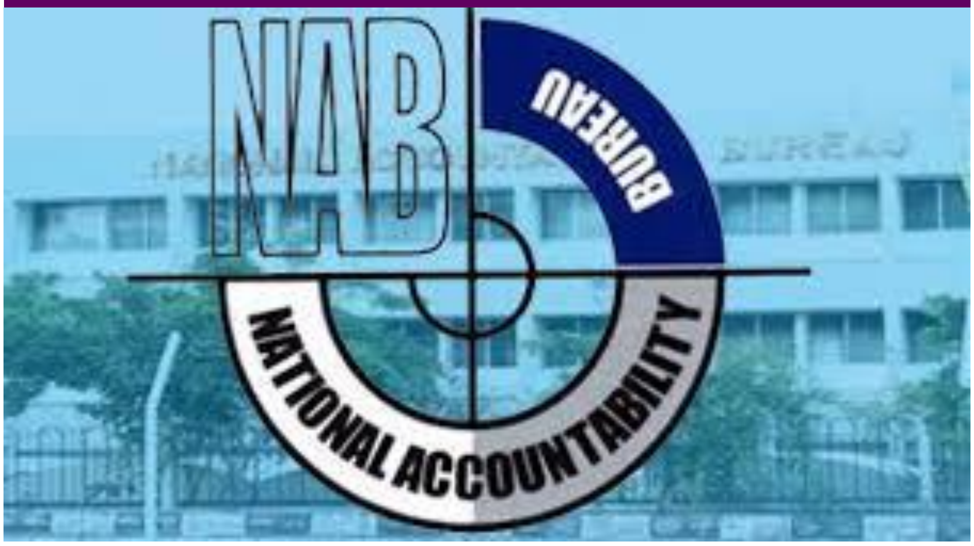

اسکے ٹھیک 15 دن بعد 2 جنوری 1972ء کو ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت نے لاہور میں ہماری قائم اتفاق فاؤنڈریز پر بھی قبضہ کرلیا جو اسوقت مغربی پاکستان میں سٹیل اور مشینری کی سب سے بڑی صنعت بن چکی تھی اور یوں 1936ء سے ہمارے بزرگوں کی محنت، سرمایہ کاری اور جمع پونجی ایک لمحے میں ختم کر دی گئی۔ یہ ظلم وزیادتی ہمارے والد مرحوم کے عزم و حوصلہ میں کوئی کمزوری پیدا نہ کر سکی۔ کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر انہوں نے اللہ کا نام لیکر ایک بار پھر کمر باندھی اور بھٹو دور ہی میں 18 ماہ کے اندر اندر 6 نئی فیکٹریاں قائم کرلیں۔ یہ وطن کی مٹی سے محبت، لگن ، عزم اور ہمت کی ایک ایسی روشن داستان ہے جس کی مثال کم ہی ملے گی۔ اتفاق

فاؤنڈریز جولائی 1979ء میں ہمیں کھنڈرات کی شکل میں واپس ملی۔ ہمارے والد نے تباہ شدہ مالی حالت والے اس اُجڑے ہوئے ڈھانچے کو دوبارہ ایک جاندار صنعتی ادارے کی شکل دی۔ انتہائی مشکل اور ناسازگار حالات میں عزم و ہمت کی اس داستان کا تعلق اس دور سے ہے۔

میرے ہم وطنو، جب میں نیا نیا یونیورسٹی کی تعلیم سے فارغ ہوا تھا اور میرا یا میرے خاندان کے کسی فرد کا سیاست یا حکومت سے دُور کا بھی تعلق نہ تھا۔ اس عرصے کے دوران یہ ادارے ملک کی معاشی ترقی میں ایک توانا کردار ادا کرتے ہوئے ملکی خزانے میں کروڑوں روپے کے ٹیکس اور محصولات جمع کراتے رہے، اُس زمانے میں جب ہم سیاست سے کوسوں دور تھے تب بھی ابتلاء اور آزمائش سے گزرنا پڑا اور سیاست میں آنے کے بعد بھی ہم سیاسی اور ذاتی انتقام کا نشانہ بنتے رہے۔ آپ میں سے بہت سے خواتین و حضرات کو یاد کو ہو گا کہ 1989ء میں ہماری فیکٹری کا خام مال لانے والے بحری جہاز ''جوناتھن'' (اُسکا نام جوناتھن تھا) کو ایک سال تک سامان اتارنے کی اجازت نہ دی گئی جس سے ہمیں 50 کروڑ کا نقصان برداشت کرنا پڑا۔ 1889ء کی بات کر رہا ہوں اس وقت کا 50 کروڑ شاید آج کے 50 ارب سے بھی زیادہ ہوں۔ پیپلز پارٹی کے دوسرے دور میں بھی ہمارے کاروبار کی معاشی ناکہ بندی اور مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے اتفاق فاؤنڈریز کی چمنیاں ٹھنڈی کر دی گئیں۔ 1999ء میں جمہوری حکومت کا تختہ الٹنے کے بعد جو کچھ ہوا اس سے آپ سب اچھی طرح واقف ہیں۔ 14 ماہ تک ہمیں جیلوں میں ڈالے رکھا گیا۔ ہمارے کاروبار کو ایک بار پھر تباہ کر دیا گیا مکمل طور پر اور یہاں تک کہ ماڈل ٹاؤن میں ہمارا آبائی گھر بھی چھین لی گئی۔ جہاں ہم ہمارے والدین اور ہمارے بچے رہتے تھے۔ ہمیں ملک بدر کر دیا گیا آپ کے آنکھوں کے سامنے یہ سب کچھ ہوا۔

حکومتی مشینری کو ہمارے کاروبار، بینک کھاتوں، صنعتی یونٹس اور دیگر معاملات کے بے رحمانہ احتساب پر لگا دیا گیا۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ سال ہا سال تک ہم اس یک طرفہ احتساب کی پُلِ صراط پر چلتے رہے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ہمارے قدم نہ ڈگمگائے کبھی بھی نہیں الحمد اللہ۔ ہم قانون اور انصاف کے ہر معتبر فورم سے سرخرو ہو کے گزرے۔ کسی بھی عدالت میں ہمارے خلاف کوئی الزام ثابت نہ کیا جا سکا۔ جبری جلاوطنی کے ایام میں ہمارے والد نے ایک بار پھر مکہ معظمہ کے قریب سٹیل کا ایک کارخانہ لگایا اور یاد رہے کے ہمیں بیرونِ ملک محنت کر کے اپنا کاروبار قائم کریں اور اُس کو چلائیں تو بھی الزامات کی زد میں رہتے ہیں۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ کرپشن یا ناجائز ذرائع سے دولت جمع کرنے والے نہ تو اپنے نام پے کمپنیاں رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنے اثاثے اپنے نام پر رکھتے ہیں۔

میں آپ کے علم میں لانا چاہتا ہوں کہ مختلف ادوار میں اتفاق فاؤنڈریز کی مکمل تباہی کے لیے بار بار کے حملوں کے باوجود میرے خاندان نے واجب الادا قرضوں کی ایک ایک پائی ادا کی جس کی مالیت تقریباً پونے چھ ارب روپے بنتی

گھسے پٹے الزامات دہرانے اور روز تماشا لگانے والے کمیشن کے سامنے جائیں اور اپنے الزامات ثابت کریں: وزیر اعظم

7 سال باہر رہنا پڑا جس کے لیے سعودی بینکوں سے قرض حاصل کیا گیا۔ چند برس بعد یہ فیکٹری تمام اثاثوں سمیت فروخت کر دی گئی اور یہ وسائل حسن اور حسین نے اپنے نئے کاروبار کے لیے استعمال کیے۔

میں یہاں یہ بھی بتا دوں کہ حسن نواز 1994ء سے لندن میں مقیم ہے جب کہ حسین 2000ء سے سعودی عرب میں رہائش پذیر ہے۔ دونوں ان ممالک کے قوانین اور قواعد و ضوابط کے مطابق اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ عجیب منطق ہے کہ ہمارے بچے ملک کے اندر رزقِ حلال کمائیں تو بھی تنقید اور اگر ہے۔ ہمارے خاندان نے اصل زر یا مارک اپ کا کبھی ایک پیسہ بھی معاف نہیں کرایا۔ یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ ہم نے تو وہ قرض بھی اتارے ہیں جو ہم پر واجب بھی نہ تھے۔

مجھے اُمید ہے ہمارے کاروبار کا یہ سارا پسِ منظر آپ پر واضح ہو گیا ہو گا۔ میں نے اس سفر کے تمام اہم مراحل سے آپ کو آگاہ کر دیا ہے۔ صرف اتنا مزید کہہ دوں کہ حکومت سے باہر یا حکومت کے اندر ہوتے ہوئے میں نے یا میرے خاندان کے کسی فرد نے قومی امانت میں رتی بھر خیانت نہیں کی اور کبھی

الزام ثابت ہوا تو گھر چلا جاؤنگا

وزیر اعظم محمد نواز شریف نے پانامہ لیکس میں اپنے بچوں کی آف شور کمپنیوں اور لندن میں قیمتی جائیدادوں کے حوالے سے 05 اپریل 2016 کو پارلیمان میں مفصل تقریر کے بعد اسی معاملے پر 22 اپریل کو قومی ٹیلی ویژن چینل اور ریڈیو پاکستان پر ایک مرتبہ پھر خطاب کیا۔ اس خطاب کے اہم نکات نذر قارئین ہیں۔

وزیر اعظم نے کہا

- ایک بار پھر خود کو اور پورے خاندان کو احتساب کے لئے پیش کرتا ہوں
- کمیشن کی تشکیل کیلئے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو خط تحریر کر رہا ہوں
- احتساب کا مطالبہ کرنے والوں کا بھی حساب ہونا چاہئے
- مجھے اور میرے خاندان کو جلا وطن کر کے پاکستان سے دور رہنے پر مجبور کیا گیا
- پانامہ پیپرز کو بنیاد بنا کر ایک بار پھر پاکستان کو غیر مستحکم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے
- الزامات 22 برس پرانے ہیں، ان کی پہلے چھان بین 90ء کی دہائی میں کی
- ہمارے تمام اثاثوں کی تفصیلات انکم ٹیکس کے گوشواروں کی صورت میں ڈیکلیئرڈ ہیں۔
- تحقیقات کے نتیجے میں کوئی الزام ثابت ہوا تو میں گھر چلا جا ؤں گا۔
- الزامات ثابت نہ ہوئے تو کیا الزامات لگانیوالے قوم سے معافی مانگیں گے؟

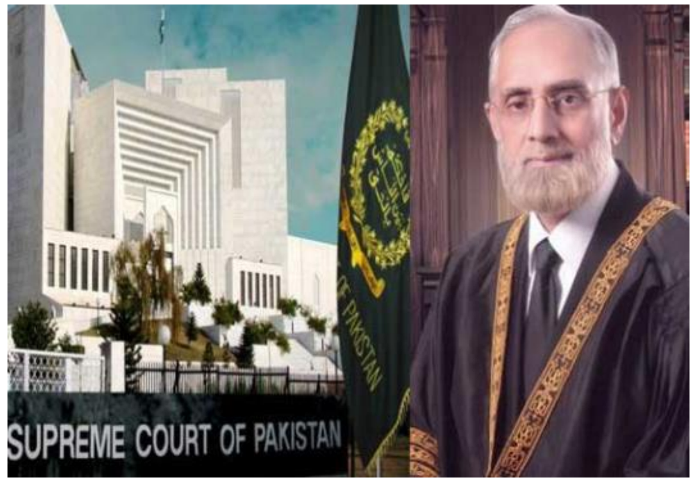

اقتدار کو کاروبار سے منسلک نہیں کیا۔ میں بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن انتہائی مختصر طور پر کچھ گزارشات پیش کی ہیں۔ میں نے وطن عزیز کو اندھیروں سے پاک کرنے اور تعمیر و ترقی کی نئی بلندیوں کی طرف لے جانے کا عہد کر رکھا ہے۔ میری تمام تر توجہ اس عہد پر مرکوز ہے۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ ہر روز الزامات کی یلغار کرنے والوں کو جواب دوں اور وضاحتیں پیش کروں۔ میں الزامات کی تازہ لہر کے مقاصد خوب سمجھتا ہوں لیکن اپنی توانائیاں اس کی نذر نہیں کرنا چاہتا۔ میرے بعض رفقاء کا مشورہ تھا چونکہ میری ذات پر کوئی الزام نہیں ہے اور یہ کہ میرے دونوں بیٹے بالغ اور اپنے معاملات کے خود نگہبان ہیں

بعض رفقاء کا خیال تھا کہ میرے خطاب سے اس معاملے کو غیر ضروری اہمیت حاصل ہو جائیگی

اسلئے مجھے خود اس معاملے سے الگ رہنا چاہیے۔ بعض رفقاء کا خیال تھا کہ میرے خطاب سے اس معاملے کو غیر ضروری اہمیت حاصل ہو جائیگی۔ کچھ رفقاء کا کہنا تھا کہ میری ذات یا میرے خاندان کے کسی فرد پر کسی غیر قانونی یا ناجائز کام کا کوئی الزام نہیں لگا اسلئے مجھے اس معاملے میں پڑنے کی ضرورت نہیں لیکن میرے عزیز اہلِ وطن میں چاہتا ہوں کہ اصل حقائق پوری طرح قوم کے سامنے آجائیں اور ہر پاکستانی الزامات کی اصل حقیقت سے آگاہ ہو جائیں۔

آج میں نے ایک اعلیٰ سطح کا عدالتی کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سپریم کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج اس کمیشن کے سربراہ ہوں گے یہ کمیشن اپنی تحقیقات کے بعد فیصلہ دیگا کہ اصل حقیقت کیا ہے اور الزامات میں کتنا وزن ہے۔ گھسے پٹے الزامات دہرانے اور روز تماشا لگانے والوں سے کہتا ہوں کہ وہ اس کمیشن کے سامنے جائیں اور اپنے الزامات ثابت کریں۔

21واں اجلاس

آٹھ نشستیں قبل از وقت ملتوی کرنا پڑیں

نشستیں تاخیر سے شروع ہوئیں ، گھنٹیاں بھی خوب گونجیں

ایوان سے اٹھ کر چلے جانے اور احتجاج کے دس واقعات مشاہدے میں آئے

وجاہت بتول

06 سے 26 مئی تک منعقدہ تیسرے پارلیمانی سال کا آخری اجلاس 15 نشستوں میں منعقد ہوا اور 36 گھنٹے ایک منٹ تک جاری رہا۔ اجلاس کی تمام نشستیں مقررہ وقت سے اوسطا ایک گھنٹہ 12 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں جبکہ فی نشست اوسط دورانیہ دو گھنٹے چوبیس منٹ رہا۔

اجلاس کے دوران 03 سرکاری قانونی مسودات اور 20 قراردادوں کی منظوری دی گئی۔ اراکین نے نظام کار میں 54 تحاریک التوا شامل کرائیں۔ 269 نشاندہ سوالات سمیت 497 سوالات جبکہ 157 نکات ہائے اعتراض اٹھائے گئے ۔ اراکین نے 06 استحقاقی سوالات بھی پیش کئے جبکہ اجلاس کے دوران احتجاج اور ایوان سے اٹھ کر چلے جانے (واک آؤٹس) کے دس واقعات مشاہدے میں آئے۔ اجلاس کے خاص نکات کی تفصیل نذر قارئین ہے۔

پنجاب کے صوبائی ایوان (اسمبلی) کے 21ویں اجلاس کو کورم کی کمی سامنا رہا، 08 نشستیں معمول کا ایجنڈا نپٹائے بغیر قبل از وقت ملتوی کی گئیں تاہم 07 نشستوں میں کورم پورا کرنے کیلئے سپیکر کو گھنٹیوں اور گنتی کا سہارا لینا پڑا۔

اہم عہدیداروں (اراکین) کی شرکت

وزیراعلیٰ (قائدایوان) نے دو نشستوں میں شرکت کی اور 80 منٹ ایوان میں گزارے تاہم قائد حزب اختلاف نے 14 نشستوں میں شرکت کی اور 17 گھنٹے 10 منٹ ایوان میں موجود رہے۔ سپیکر نے مجموعی وقت کے 70 فیصد وقت تک، ڈپٹی سپیکر نے 29 فیصد جبکہ چیئرپرسنوں کے پینل کے رکن نے بقیہ وقت کیلئے اجلاس کی صدارت کی۔

وزیراعلیٰ (قائد ایوان) دو نشستوں میں آئے اور 80 منٹ ایوان میں گزارے، قائد حزب اختلاف نے 14 نشستوں میں شرکت کی اور 17 گھنٹے 10 منٹ ایوان میں موجود رہے۔

قانونی مسودات

اجلاس کے نظام کار پر آٹھ سرکاری قانونی مسودات ، ایک آرڈیننس اور ایک نجی قانونی مسودہ لائے گئے۔ ایوان نے ان میں سے تین حکومتی قانونی مسودات کی منظوری دی جبکہ باقی کو متعلقہ مجلس ہائے قائمہ کے سپرد کیا گیا۔ منظور کئے گئے قانونی مسودات میں

⇐ پنجاب زراعت ، خوراک و ڈرگز ریگولیٹری اتھارٹی بل 2016

⇐ پنجاب ڈرگز (ترمیمی) بل 2015

⇐ فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی لاہور (ترمیمی) بل 2015

شامل تھے۔

متعارف کرائے گئے قانونی مسودات

21ویں اجلاس کے دوران حکومت نے درج ذیل قانونی مسودات

اور ایک آرڈیننس متعارف کرائے

⇐ مقامی حکومتیں (چوتھا ترمیمی) بل 2016

⇐ پنجاب اینیمل سلاٹر کنٹرول (دوسرا ترمیمی) بل 2016

⇐ پنجاب پولٹری پروڈکشن بل 2016

⇐ پنجاب ایگریکلچر، فوڈ اینڈ ڈرگز آرڈیننس 2016

قراردادیں

اجلاس کے دوران نظام کار پر آنیوالی 20 قرادادوں کی منظوری دی گئی، جن میں سے 17 نجی اراکین نے جبکہ تین حکومت نے پیش کیں۔ نجی اراکین کی پانچ قرادادیں محرکین کی عدم موجودگی کے باعث ترک کر دی گئیں جبکہ ایک قرارداد کو موخر کیا گیا۔ حکومتی قراردادوں میں ایک پنجاب سویلین وکٹمز آف ٹیررازم (امداد و بحالی) آرڈیننس 2016 کی مدت میں توسیع، دوسری اورنج لائن ٹرین منصوبے کی ستائش اور تیسری دہشت گردی کیخلاف حکومتی کوششوں کو سراہنے کی تھی۔

بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کو پھانسیاں دینے کی مذمت، مقتولین کو نشان پاکستان عطا کرنیکی سفارش کی گئی

دو قراردادوں میں بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کو پھانسیاں دینے کی مذمت اور ان کو نشان پاکستان عطا کرنیکی سفارش کی گئی۔ ایوان نے بلوچستان میں ڈرون حملے اور ایبٹ آباد میں لڑکی کو جلانے کے واقعے کی بھی مذمت کی۔

دیگر قراردادوں میں اراکین نے رمضان سے قبل مہنگائی کی لہر کا نوٹس لینے، بھارت سے زرعی اشیا کی سمگلنگ ختم کرانے، باڈی بلڈنگ کیلئے ممنوعہ ادویات کے استعمال پر پابندی، غیر قانونی لکی کمیٹیوں کیخلاف کارروائی

اراکین نے 21ویں اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 154 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 215 منٹ تک مختلف مسائل پر

کرنے، غیر صحتمند مشروبات اور غیر معیاری کرم کش ادویات کی فروخت پر پابندی لگانے، دیہی مراکز صحت میں سہولیات کی فراہمی، سرکاری تعلیمی شیڈول کی پابندی، خصوصی افرود کیلئے یونیورسٹی کی تعمیر بچوں کی حفاظت سے متعلق مضامین کی تعلیمی نصاب میں شمولیت اور سروائیکل کینسر کی مفت ویکسینیشن یقینی بنانے کے مطالبات پیش کئے۔ ایوان نے تین قرادادوں جن میں بھارت سے سمگلنگ، بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی پھانسیوں اور اورنج لائن ٹرین پر 38 منٹ تک بحث بھی کی۔

رپورٹس

صحت اور مقامی حکومتوں پر قائم مجالس ہائے قائمہ نے انکے پاس زیر غور قانونی مسودات پنجاب ڈرگز (دوسری ترمیم) بل 2015، فاطمہ جناح یونیورسٹی لاہور (ترمیمی) بل 2015 اور پنجاب لوکل گورنمنٹ (چوتھی ترمیم) 2016 سے متعلق اپنی رپورٹس ایوان میں پیش کیں۔ مزید برآں ایوان نے نو رپورٹوں کو پیش کرنیکی مدت میں توسیع کی بھی منظوری دی۔

رپورٹ پر بحث

ایوان نے پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 اور 2014 اور پنجاب پینشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے 2010، 11 اور 2011، 12 پر بحث کی۔ پہلی رپورٹ پر بحث صرف 03 منٹ جاری رہ سکی جبکہ دوسری پر بحث کا دورانیہ 36 منٹ رہا۔

بھارت سے سمگلنگ، بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی پھانسیوں اور اورنج لائن ٹرین منصوبے سے متعلقہ قراردادوں پر 38 منٹ تک بحث کی گئی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

اجلاس کے دوران اراکین نے 10 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھاتے ہوئے مختلف معاملات کی طرف حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ صوبائی وزیر برائے قانون و پارلیمانی امور نے ان میں سے سات توجہ دلاؤ نوٹسوں کا جواب دیا جبکہ دو نوٹس موخر کئے گئے تاہم ایک زیر غور نہ لایا گیا۔

تحاریک التوا

اراکین نے اجلاس کے دوران نظام کار میں 54 تحاریک التوا کو شامل کرایا۔ ان میں سے 27 کو حکومت کے جواب کے بعد نپٹا دیا گیا، 25 موخر کی گئیں، ایک متعلقہ کمیٹی کے سپرد کی گئی جبکہ ایک کو بحث کیلئے منظور کیا گیا، تاہم نشست وقت سے پہلے ختم ہونے کے باعث اس پر مقررہ تاخیر پر بحث نہ ہو سکی۔ پیش کی گئی تحاریک التوامیں سے 18 پاکستان تحریک انصاف، 15 مسلم لیگ (ن)، 14 پاکستان مسلم لیگ، 06 جماعت اسلامی اور ایک پاکستان پیپلز پارٹی کے اراکین نے جمع کرائیں

سوالات

اجلاس کے دوران نظام کار میں 269 نشاندہ سوالات 497 سوالات شامل کئے گئے۔ ایوان کے قواعد و ضوابط ہائے کار کے مطابق حکومت کو نشاندہ سوالات کے زبانی کے ساتھ ساتھ تحریری جبکہ غیر نشاندہ سوالات کے صرف تحریری جوابات پیش کرنا ہوتے ہیں۔ اجلاس کے دوران صرف 107 نشاندہ سوالات اٹھائے گئے جنکا ایوان میں جواب فراہم کیا گیا۔ اراکین نے ان جوابات کی مزید وضاحت کیلئے 258 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

نکات ہائے اعتراض

اراکین نے 21 ویں اجلاس کے دوران مجموعی طور پر 154 نکات ہائے اعتراض کے ذریعے 215 منٹ تک مختلف مسائل پر اظہار خیال۔ جن موضوعات پر بحث کی گئی ان میں حکومتی نظم و نسق (گورننس)، سیکیورٹی، ترقی اور ایوان کی کارروائی بھی شامل تھے۔

استحقاقی سوالات

اراکین نے اس دوران چھ استحقاقی سوال بھی اٹھائے۔ ان میں سے پانچ کو ایوان کی استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا گیا جبکہ ایک کو محرک کی عدم موجودگی کے باعث نپٹا دیا گیا۔

احتجاج اور واک آؤٹ

پنجاب اسمبلی کے تیسری پارلیمانی سال کے اختتامی اجلاس کے دوران احتجاج اور واک آؤٹ کرنے کے دس واقعات مشاہدے میں آئے۔ متحدہ حزب اختلاف نے ایوان کی کارروائی اور پانامہ پیپرز میں کئے گئے انکشافات کے حوالے سے حکومت کیخلاف 05 بار مشترکہ احتجاج یا واک آؤٹ کیا۔ پاکستان پیپلز پارٹی اور جماعت اسلامی کے اراکین نے دو، دو مرتبہ انفرادی احتجاج کیا جبکہ ایک واک آؤٹ اور احتجاج سرکاری اراکین کی طرف سے بھی کیا گیا۔

کورم: کورم کی کمی کا مسلہ پورے اجلاس کے دوران جاری رہا تاہم 13 مرتبہ اسکی باضابطہ نشاندہی کی گئی۔ یہی وجہ تھی کہ اجلاس کی 15 نشستوں میں سے 08 نشستیں اپنے مقررہ وقت سے پہلے ہی ملتوی کرنا پڑیں تاہم دیگر موقع پر سپیکر کی طرف سے گھنٹیاں بجانے کے باعث گنتی کرانے پر کورم پورا پایا گیا۔

17 ویں اجلاس کی روداد

آنجہانی سردار سورن سنگھ کو خراج عقیدت پیش

تمام نشستیں تاخیر کیساتھ شروع ہونیکی روائت برقرار رہی

قائد ایوان تین، قائد حزب اختلاف دو نشستوں میں شریک ہوئے

عارف خان

خیبر پختونخوا اسمبلی کے 17ویں اجلاس کا محور اقلیتی رکن، وزیراعلیٰ کے خصوصی معاون برائے اقلیتی امور آنجہانی سردار سورن سنگھ رہے ۔ ایوان میں موجود تمام جماعتوں کے اراکین نے سردار سورن سنگھ کے بہیمانہ قتل کی نہ صرف پرزور مذمت کی بلکہ انہیں شاندار الفاظ میں خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے قاتلوں کو جلد از جلد منطقی انجام تک پہنچانے کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

29اپریل2016سے06مئی2016تک چار نشستوں میں منعقدہ اجلاس کی تمام نشستیں اپنے مقررہ وقت سے اوسطاً 24 منٹ تاخیر کیساتھ شروع ہوئیں۔فی نشست اوسط دورانیہ02 گھنٹے 13 منٹ جبکہ ایک وقت میں حاضر اراکین کی زیادہ سے زیادہ اوسط تعداد54 (44فیصد)مشاہدہ کی گئی۔

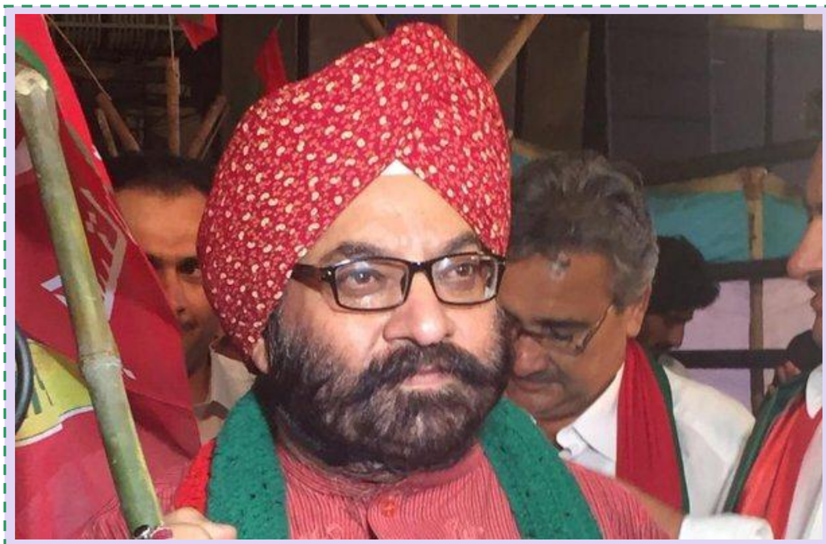

سردار سورن سنگھ کے قاتلوں کو جلد از جلد منطقی انجام تک پہنچانے اور مقتول کے اہل خانہ کیلئے سہولیات کی فراہمی اور استحقاق کے تعین کا مطالبہ

فری اینڈ فیئر الیکشن نیٹ ورک (فافن) کے مشاہدہ کاروں کی براہ راست مشاہدہ کاری کے نتیجے میں 17 ویں اجلاس کی دیگر چیدہ چیدہ خصوصیات ذیل کی سطور میں نذر قارئین ہیں۔

اراکین کی حاضری

اجلاس کی تمام نشستوں کے دوران اراکین کی کم حاضری کا رجحان مشاہدہ کیا گیا۔ہر نشست کے آغاز پر ایوان میں موجود اراکین کی اوسط تعداد 38(31 فیصد) جبکہ اختتام پر 42 (34 فیصد) مشاہدہ کی گئی۔

اجلاس کے دوران نظام کار پر موجود 35 نشاندہ سوالات میں سے مختلف وزارتوں اور محکموں کی طرف سے 19 کے جوابات دیئے گئے

اہم عہدیداروں کی حاضری

وزیراعلیٰ (قائد ایوان) نے چار میں سے تین نشستوں میں شرکت کی اور اجلاس کے مجموعی وقت کا 33 فیصد وقت ایوان میں گزارا جبکہ قائد حزب اختلاف نے دو نشستوں میں شرکت کی اور مجموعی وقت کا28 فیصد ایوان کو دیا۔

سپیکر نے تین نشستوں کی صدارت کرتے ہوئے مجموعی وقت کا54 فیصد اور ڈپٹی سپیکر نے چار نشستوں کے دوران 25 فیصد وقت تک اجلاس کی صدارت کی۔ اجلاس کا بقیہ 21 فیصد وقت مختلف نوعیت کے وقفوں پر صرف ہوا۔

پارلیمانی قائدین میں سے مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے تمام چار نشستوں، جماعت اسلامی اور عوامی نیشنل پارٹی کے قائدین نے تین، تین جبکہ

قومی وطن پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائدین نے دو دو نشستوں میں شرکت کی۔

قانونی مسودات

17 ویں اجلاس کے دوران ایک قانونی مسودے سول سرونٹس ریٹائرمنٹ بینیفٹس اینڈ ڈیتھ کمپنسیشن (ترمیمی) بل 2016 کی منظوری دی گئی۔ دو قانونی مسودات خیبر پختون خوا یونیورسٹیز (ترمیمی) بل 2016 اور خیبر پختون خوا احتساب کمیشن (ترمیمی) بل 2016 متعارف کرائے گئے۔ خیبر پختون خوا

مسلم لیگ (ن) کے پارلیمانی قائد نے تمام چار نشستوں، جماعت اسلامی اور عوامی نیشنل پارٹی کے قائدین نے تین، تین جبکہ قومی وطن پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی قائدین نے دو دو نشستوں میں شرکت کی

سنسر شپ آف موشن پکچرز (فلمز، سی ڈیز وڈیوز، سٹیج ڈرامہ اینڈ شوز) بل 2016 کو موخر کیا گیا تاہم خیبر پختون خواہیلتھ فاؤنڈیشن بل 2016 ایوان کے زیر غور نہ آسکا۔

قرارداد

ایوان نے دو قراردادوں کی منظوری دی۔ پہلی قرارداد میں ایوان نے مقتول رکن اسمبلی سردار سورن سنگھ کے اہل خانہ کیلئے سہولیات کی فراہمی اور استحقاق کے تعین کا مطالبہ کیا جبکہ دوسری قرارداد میں خیبر پخون خوا یونیورسٹیز (ترمیمی) آرڈیننس 2016 کی مدت میں مزید 90 روز کی توسیع کی منظوری دی گئی۔ ان قراردادوں پر 14 اراکین جن میں تحریک انصاف کے 06، جماعت اسلامی، جمعیت العلما اسلام (ف) اور پاکستان پیپلز پارٹی کے دو، دو جبکہ مسلم لیگ (ن) اور قومی وطن پارٹی کے ایک ایک رکن شامل تھے نے 71 منٹ تک بحث کی۔

اجلاس کی تمام نشستوں کے دوران اراکین کی کم حاضری کا رجحان مشاہدہ کیا گیا

توجہ دلاؤ نوٹس

ایوان نے 06 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ ان نوٹسوں میں محکمہ داخلہ، خزانہ، مقامی حکومت، صحت، آبپاشی اور امداد و بحالی اور آبادکاری کو مخاطب کیا گیا۔

نکات ہائے اعتراض

اراکین نے اجلاس کے دوران پانچ نکات ہائے اعتراض کو اٹھایا اور مختلف معاملات پر 13 منٹ تک اظہار خیال کیا۔

سوالات

اجلاس کے دوران نظام کار پر موجود 35 نشاندہ سوالات میں سے مختلف وزارتوں اور محکموں کی طرف سے 19 کے جوابات دیئے گئے۔ اراکین نے ان جوابات کی مزید وضاحت کیلئے 12 ضمنی سوالات بھی دریافت کئے۔

رپورٹیں

اجلاس کے ایجنڈے پر موجود پانچ رپورٹس میں سے اعلیٰ تعلیم پر قائم مجلس قائمہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کی گئی۔ آبپاشی پر قائم مجلس قائمہ کی رپورٹ منظور کی گئی جبکہ ایلیمنٹری و سیکنڈری تعلیم، خزانہ اور خیبر پختون خواہ کے حسابات برائے مالی سال 2011،12 پر قائم کمیٹی کی رپورٹوں پر ایوان غور نہ کیا۔

کورم

پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رکن نے آخری نشست کے دوران کورم کی نشاندہی کی جسکے باعث نشست نظام کار پر موجود امور میں سے کسی کو بھی نپٹائے بغیر ملتوی کر دی گئی۔

واک آؤٹ

اجلاس کے دوران واک آؤٹ کا صرف ایک واقعہ مشاہدے میں آیا۔۔ پاکستان پیپلز پارٹی کے ایک رکن نے چیئر کی طرف سے انہیں نکتہ اعتراض پر بولنے کی اجازت نہ ملنے کیخلاف 19 منٹ کیلئے واک آؤٹ کیا۔

توجہ دلاؤ نوٹس، عوامی اہمیت کے معاملات اٹھانے کا ذریعہ

ایک نشست کے دوران کوئی رکن دو سے زیادہ معاملات نہیں اٹھا سکتا

معاملے سے متعلق پیش کردہ حکومتی موقف پر بحث کی اجازت نہیں ہوتی

حمیرا ہاشمی، ایڈووکیٹ

پارلیمان اور صوبائی اسمبلیوں کے قواعد و ضوابط ہائے کار میں توجہ دلاؤ نوٹس کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ اس کے تحت ایک طے شدہ طریق کار کے مطابق اراکین عوامی اہمیت کے کسی بھی معاملے کی طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ معاملے سے متعلقہ وزارت کے وزیر یا انکے ایما پر وزیر مملکت وغیرہ اس معاملے پر بیان دیتے ہیں۔

- کوئی رکن کسی وزیر کی توجہ فوری عوامی اہمیت کے معاملے کی طرف دلا سکتا ہے۔
- متعلقہ وزیر مختصر بیان دے سکتا ہے یا بعد کے وقت یا تاریخ پر بیان دینے کی درخواست کر سکتا ہے۔
- وزیر کے بیان پر مباحثے کی اجازت نہیں ہے۔

توجہ مبذول کرانے سے متعلق طریق کار

کوئی رکن کسی وزیر کی توجہ فوری عوامی اہمیت کے معاملے کی طرف دلا سکتا ہے۔ متعلقہ وزیر مختصر بیان دے سکتا ہے یا بعد کے وقت یا تاریخ پر بیان دینے کی درخواست کر سکتا ہے۔ وزیر کے بیان پر مباحثے کی اجازت نہیں ہے۔

توجہ دلانے کا نوٹس

توجہ مبذول کرانیکا نوٹس نشست کے انعقاد کیلئے مقرر وقت سے ایک گھنٹہ قبل تک دیا جاسکتا ہے. مذکورہ وقت کے بعد موصول ہونیوالے نوٹس اگلے دن کیلئے سمجھے جاتے ہیں۔ جب کسی نوٹس پر ایک سے زائد رکن دستخط کریں تو یہ صرف اول دستخط کنندہ کی طرف سے دیا گیا متصور ہو گا جبکہ اسکی غیر حاضری میں اگلے دستخط کنندہ کی طرف سے اور پھر اسی طرح۔۔۔۔۔

معاملات اٹھانے پر پابندی

- کوئی رکن ایک نشست کے دوران اس طرح کے دو سے زائد معاملات کو نہیں اٹھا سکتا.
- کسی بھی نشست میں دو سے زیادہ توجہ دلاؤ نوٹس نہیں اٹھائے جاتے

معاملے کی ترجیح

- ایک ہی دن کیلئے ایک سے زائد معاملہ پیش کئے جانے کی صورت میں ترجیح اسی معاملہ کو دی جائیگی جو اسپیکر کی رائے میں زیادہ فوری اور اہم ہو۔
- تمام نوٹس جو اس نشست میں نہیں اٹھائے گئے ہوں جس کیلئے وہ دیئے گئے ہوں، نشست کے اختتام پر ساقط ہو جائینگے۔

توجہ مبذول کرانے کے نوٹسز کی قبولیت کی شرائط

یہ اس معاملے کے متعلق نہیں ہونگے جس سے حکومت کا تعلق نہ ہو

- یہ اس معاملے سے متعلق نہ ہو جس پر اس اجلاس میں پہلے ہی بات ہو چکی ہو یا اس معاملے سے ملتا جلتا ہو جو اجلاس کے دوران کسی رکن نے اس ضابطے کے تحت اٹھایا ہو۔
- اس میں ایک سے زائد معاملات نہیں اٹھائے ہونگے اور معاملہ معمولی نوعیت کا نہیں ہو گا۔
- اس میں دلائل، استنباط، شعلہ بیانی، اشارے کنائے اور ہتک آمیز بیانات شامل نہیں ہونگے۔
- اسکا تعلق کسی ایسے معاملے سے نہیں ہو گا جو کسی عدالت قانونی میں زیر سماعت ہو۔
- یہ حال ہی میں وقوع پذیر واقعات تک محدود ہو گا۔
- اسکا تعلق پارلیمانی مجلس (کمیٹی) کی کارروائی سے نہیں ہو گا۔
- ماسوائے انکے سرکاری حیثیت کے یہ اشخاص کے رویہ اور کردار سے متعلق نہ ہو گا، اور اس میں کسی دوست ملک کا حوالہ بد تہذیبی یا غیر شائستگی کیساتھ نہ ہو گا۔

محترمہ عائشہ سید

این اے 329 (خیبر پختون خوا)، سیاسی وابستگی: جماعت اسلامی پاکستان

عرصہ رکنیت: 2013 تا 2018

شفاء چشتی

محترمہ عائشہ سید کا تعلق خیبر پختون خوا کی حسین وادی سوات سے ہے۔ آپ ایوان زیریں میں خواتین کیلئے مخصوص نشستوں میں سے ایک پر جماعت اسلامی پاکستان کے پلیٹ فارم سے منتخب ہوئیں اور پہلی مرتبہ اس معزز ایوان میں اپنے فرائض ادا کر رہی ہیں۔

محترمہ عائشہ سید اس وقت ایوان زیریں کی مجالس ہائے قائمہ برائے سمندر پار پاکستانیوں، انسانی وسائل کی ترقی، قانون، انصاف اور انسانی حقوق کی رکن بھی ہیں۔

محترمہ عائشہ سید اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین میں شمار ہوتی ہیں اور اپنی سیاسی ذمہ داریوں کیساتھ ساتھ سماجی بہبود خاص طور پر خواتین کی تعلیم کے حوالے سے بھرپور انداز میں متحرک ہیں۔

ایوان زیریں کی رکن بننے سے پہلے بھی وہ اپنے علاقے (سوات) میں خواتین کی تعلیم کے حوالے سے خاصی متحرک تھیں اور انہوں نے اس حوالے سے خاصا کام کیا جو اب بھی جاری و ساری ہے۔

نیچے کی سطور میں 14 ویں قومی اسمبلی کے پہلے تین پارلیمانی سالوں کے دوران محترمہ عائشہ سید کی پارلیمانی کارکردگی کا خلاصہ نذر قارئین ہے۔

حاضری

ایوان کے اجلاسوں میں باقاعدگی کیساتھ شرکت اراکین کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔یہی وجہ ہے ایوان زیریں کے اجلاسوں کی مشاہدہ کاری کے عمل میں اراکین کی حاضری کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔

> **چوتھے پارلیمانی سال کی ابتدا تک 14 ویں قومی اسمبلی (بشمول مشترکہ اجلاس) کے 37 اجلاسوں کی مجموعی طور پر 312 نشستیں منعقد ہوئیں۔ محترمہ عائشہ سید نے ان میں سے 283 نشستوں میں شرکت کی، 07 سے رخصت لی جبکہ 22 نشستوں سے غیر حاضر رہیں۔**

14 ویں قومی اسمبلی کے ابتک 34 جبکہ پارلیمان کے 3 مشترکہ اجلاس منعقد ہوئے۔ مجموعی طور پر منعقدہ یہ 37 اجلاس 312 نشستوں پر محیط تھے۔ محترمہ عائشہ سید نے ان میں سے 283 نشستوں میں شرکت کی، 07 سے رخصت لی جبکہ 22 نشستوں سے غیر حاضر رہیں۔

> **محترمہ عائشہ سید نے اس عرصے کے دوران 197 نشاندہ اور 145 غیر نشاندہ سوالات سمیت مجموعی طور پر 342 سوالات اٹھائے۔**

وقفہ سوالات

وقفہ سوالات پارلیمان میں عوامی نمائندگی اور حکومت سے جوابدہی کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ منتخب نمائندے اس ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے مختلف حکومتی اداروں اور امور سے متعلق سوالات اٹھاتے ہیں۔ حکومتی اداروں، محکموں اور وزارتوں کو ایوان کے روبرو جوابدہ بنایا جاتا ہے۔

محترمہ عائشہ سید نے اس عرصے کے دوران 197 نشاندہ اور 145 غیر نشاندہ سوالات سمیت مجموعی طور پر 342 سوالات اٹھائے۔ آپ نے اپنے سوالات میں جن وزارتوں کو مخاطب کیا ان میں کابینہ سیکرٹریٹ، بندرگاہیں اور جہازرانی، پانی و بجلی، پٹرولیم و قدرتی وسائل، مواصلات، تجارت اور ٹیکسٹائل، ریاستوں و سرحدی امور، خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور

محترمہ عائشہ سید اس وقت ایوان زیریں کی مجالس ہائے قائمہ برائے سمندر پار پاکستانیوں، انسانی وسائل کی ترقی، قانون، انصاف اور انسانی حقوق کی رکن بھی ہیں

نجکاری، داخلہ و انسداد منشیات، ہاؤسنگ و ورکس، صنعت و پیداوار اور وزارت پارلیمانی امور، قانون، انصاف و انسانی حقوق، دفاع، نیشنل فوڈ سیکیورٹی و تحقیق، بین الصوبائی رابطہ، اسٹیبلشمنٹ ڈویژن، خارجہ امور، منصوبہ بندی، ترقی اور اصلاحات، ریلوے، نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشنز اینڈ کوآرڈینیشن، تجارت، سمندر پار پاکستانیوں اور انسانی وسائل کی ترقی ریاستوں و سرحدی امور، کیپیٹل ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن، ٹیکسٹائل، ایویشن ڈویژن، مذہبی امور و بین المذاہب ہم آہنگی، سائنس و ٹیکنالوجی، وفاقی تعلیم و فنی تربیت، امور کشمیر

ایوان زیریں کی رکن بننے سے پہلے بھی وہ اپنے علاقے (سوات) میں خواتین کی تعلیم کے حوالے سے خاصی متحرک تھیں، انہوں نے اس حوالے سے خاصا کام کیا جو اب بھی جاری و ساری ہے۔

و گلگت بلتستان، انفارمیشن ٹیکنالوجی و ٹیلی مواصلات اور تعلیم، تربیت و اعلیٰ تعلیم میں معیارات کی وزارتیں شامل ہیں ۔ محترمہ عائشہ سید نے اس عرصے کے دوران منعقدہ وقفہ ہائے سوالات کے دوران سب سے زیادہ یعنی 40 سوالات وزارت داخلہ و انسداد منشیات سے پوچھے ، محترمہ کی طرف سے پوچھے گئے سوالات کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل رہی جس سے آپ نے 25 سوالات دریافت کئے جبکہ تیسرے نمبر پر آپ نے خزانہ ، محصولات ، اقتصادی امور ، شماریات اور نجکاری کی وزارتوں اور وزارت ہائے قانون و انسانی حقوق کو جوابدہ بنایا اور ان وزارتوں کے انچارج وزیروں میں سے ہر ایک سے بائیس، بائیس سوال دریافت کئے۔

قانون سازی کی کارروائی میں شرکت

محترمہ عائشہ سید نے اس عرصے کے دوران ایوان زیریں کے نظام ہائے کار میں 13 نجی قانونی مسودات شامل کرائے۔ جن میں سے 08 قانونی مسودات کو ایوان میں متعارف کرائے گئے، 04 کو زیر غور نہ لایا گیا جبکہ ایک کو ڈراپ کر دیا گیا۔ ان قانونی مسودات میں آئین کی شق 5 اور 6 میں ترامیم کا بل 2016، انسداد دہشت گردی (ترمیمی) بل 2015 ، ضابطہ فوجداری (ترمیمی) بل

محترمہ عائشہ سید اعلیٰ تعلیم یافتہ خواتین میں شمار ہوتی ہیں۔ سیاسی ذمہ داریوں کیساتھ ساتھ سماجی بہبود خاص طور پر خواتین کی تعلیم کے حوالے سے بھرپور انداز متحرک ہیں۔

سوات کے سیدو شریف ائرپورٹ کی توسیع کے معاملات اٹھائے ۔ ایوان کو بتایا کہ جن لوگوں کی رہائشی اور زرعی زمین اس توسیع کی زد میں آئی ہے ان کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا۔ بے انصافی اور پریشانی کے باعث دو افراد خودکشی کر چکے ہیں ، عورتیں، بوڑھے اور بچے فریاد کناں ہیں۔ مطالبہ کیا کہ حکومت متاثرین کو مارکیٹ کے مطابق اور فوری معاوضے کی ادائیگی یقینی بنائے۔

2015 (برائے ترمیم کئے جانے سیکشن 33، ایکٹ 5 مجریہ 1908)، سود کے خاتمہ کا بل 2015، معذور افراد کے روزگار اور بحالی کا (ترمیمی) بل 2015، گواہوں کے تحفظ کا وفاقی بل 2015، صحافیوں کے تحفظ کا بل 2014 اور قرآن کی مع تجوید، قرات و ترجمہ تعلیم و صحیح تلفظ کیساتھ حفظ کا بل 2014 شامل ہیں۔

ایوان کی کارروائی میں شرکت

اس سے مراد ہے کہ کسی رکن نے ایوان کے منعقدہ اجلاسوں کی مختلف نشستوں میں حاضر ہونے کے علاوہ نظام کار میں امور شامل کرائے، شامل امور پر اگر بحث ہوئی تو اس میں حصہ لیا یا امور شامل بھی کرائے اور ان امور پر منعقدہ بحث میں ذاتی طور پر حصہ بھی لیا۔ محترمہ عائشہ سید نے ایوان زیریں کے اس عرصہ میں منعقدہ اجلاسوں کی مختلف نشستوں کے دوران 24 توجہ دلاؤ نوٹس، 13 تحاریک زیر ضابطہ 259 اور 08 تحاریک زیر ضابطہ 18 جبکہ 19 قراردادیں نظام کار میں شامل کرائیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

محترمہ عائشہ سید نے چوتھے پارلیمانی سال کے ابتدائی اجلاسوں تک مجموعی طور پر 24 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ اٹھائے گئے توجہ دلاؤ نوٹسوں میں سے 18 کی ایوان نے منظوری دی۔ آپکی طرف سے اٹھائے گئے توجہ دلاؤ نوٹسوں میں وزارت داخلہ و انسداد منشیات، کابینہ سیکرٹریٹ، مواصلات، وزارت پٹرولیم و قدرتی وسائل، پانی و بجلی، خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات و نجکاری، خارجہ امور، بندر گاہوں اور جہازرانی، ریاستوں اور سرحدی امور، فرنٹیئر ریجن، منصوبہ بندی، ترقی اور اصلاحات، اطلاعات و نشریات اور قومی ورثہ کی توجہ ان وزارتوں سے متعلقہ اہم امور کی جانب مبذول کرائی گئی۔

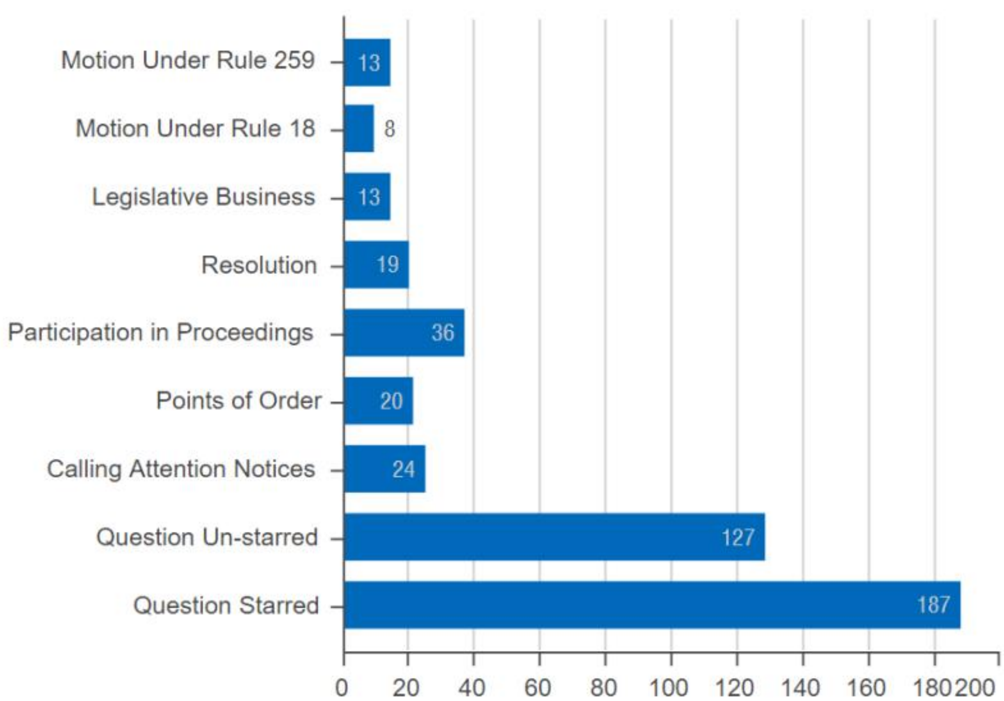

محترمہ عائشہ سید کی طرف سے اٹھائے گئے ان توجہ دلاؤ نوٹسوں میں جن معاملات کو اٹھایا گیا ان میں لواری ٹنل کی مخصوص دن اور اوقات میں بندش، ملائشین قومیت کے حامل پاکستانی خاندانوں سے ڈالروں مین جرمانے کی وصولی، عالمی مارکیٹ

میں پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کے ثمرات عوام تک نہ منتقل کرنے، بنگلہ دیش میں جماعت اسلامی کے رہنماؤں کی پھانسیاں، ترقیاتی فنڈز کی تقسیم میں خواتین اراکین کیساتھ امتیازی سلوک، کرک آئل فیلڈ سے خام تیل کی چوری اور فاٹا سے بے گھر ہونیوالوں کی واپسی کے غیر یقینی نظام الاوقات جیسے اہم معاملات شامل تھے۔

قراردادیں

محترمہ عائشہ سید نے اس عرصے کے دوران 19 قراردادیں پیش کیں جن میں سے 07 منظور کی گئیں جبکہ دو پر بحث کی گئی تاہم۔ ان قراردادوں کے موضوعات امن کا فروغ اور تنازعات کا حل، گورننس، دہشت گردی، انسانی حقوق اور خزانہ و اقتصادی پالیسی تھے۔ آپکی پیش کی گئی ایک قرارداد میں جمعہ کے دن کو ہفتہ وار تعطیل کا دن قرار دینے کی قرارداد بھی شامل تھی جس پر ایوان نے بحث کی جبکہ سوات میں خواتین یونیورسٹی کے قیام کے مطالبہ پر مبنی قرارداد کی ایوان نے منظوری دی۔ ایوان نے محترمہ عائشہ سید کی طرف سے پیش ایک اور قرارداد کی بھی منظوری دی جس میں ملالہ یوسف زئی کو نوبل پرائز جیتنے پر مبارکباد دی گئی۔ اسکے علاوہ انکی پیش کی گئی دیگر قراردادیں جن کی منظوری دی گئی کے موضوعات، سرکاری ملازمین کو سود سے پاک قرضوں کی فراہمی، ٹیلی ویژن چینلز پر غیر اخلاقی پروگراموں پر پابندی اور معاشرے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی حقیقی معنوں میں پیروی کرنے کے اقدامات کرنے کے مطالبات شامل تھے۔

نکات ہائے اعتراض

محترمہ عائشہ سید نے 14 ویں قومی اسمبلی کے چوتھے سال کے ابتدائی اجلاسوں (بجٹ اجلاس) تک مجموعی طور پر 20 نکات ہائے اعتراض پر اظہار خیال کیا۔

ان نکات ہائے اعتراض کے موضوعات توانائی و قدرتی وسائل، خزانہ و اقتصادی پالیسی،، گورننس، صحت، بدعنوانی، ایوان کی کارروائی، مواصلات، دہشت گردی، امن وامان، ترقیاتی کام، دعاو تشکر اور دیگر نوعیت کے معاملات تھے۔

تحاریک زیر ضابطہ 259

ایوان زیریں کے قواعد وضوابط ہائے کار 2007 کے ضابطہ 259 کے تحت کوئی بھی وزیر یا رکن کسی پالیسی، پیدا شدہ صورتحال یا کسی بھی دوسرے معاملے کو ایوان زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرنیکا نوٹس دے سکتا ہے اور سپیکر سے گزارش کر سکتا ہے کہ وہ اس تحریک کو ایوان میں بحث کیلئے پیش کرنیکی اجازت دے۔

پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی کارکردگی، تمام ملکی قوانین کو قرآن وسنت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے، پاکستانی مزدوروں کو بیرون ملک درپیش مشکلات، حکومت کی طرف سے اردو کو بطور دفتری زبان نافذ کرنے کے اسلام آباد پولیس میں اصلاحات کی ضرورت، وفاقی حکومت کے محکموں میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی، حکومت کی خارجہ، کشمیر اور توانائی پالیسیوں جیسے اہم معاملات کو ایوان میں زیر

محترمہ عائشہ سید نے ضابطہ 259 کے تحت اس عرصہ میں مجموعی طور پر 13 تحاریک ایوان میں غور کیلئے پیش کیں۔ تاہم انکی پیش کی گئی کسی بھی تحریک زیر ضابطہ 259 کو ایوان میں بحث کیلئے منظور نہ کیا گیا۔

ان تحاریک میں محترمہ عائشہ سید پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی کارکردگی، تمام ملکی قوانین کو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی روشنی میں قرآن وسنت کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے، پاکستانی مزدوروں کو بیرون ملک درپیش مشکلات، حکومت کی طرف سے اردو کو بطور دفتری زبان نافذ کرنے کے اقدامات، بدلتے ہوئے حالات اور اسلام آباد پولیس میں اصلاحات کی ضرورت، وفاقی حکومت کے محکموں میں بڑھتی ہوئی رشوت ستانی، حکومت کی خارجہ پالیسی، حکومت کی کشمیر پالیسی اور حکومت کی توانائی پالیسی جیسے اہم معاملات کو ایوان میں زیر بحث لانا چاہتی تھیں۔

تحاریک زیر ضابطہ 18

ایوان زیریں کے قواعد وضوابط ہائے کار 2007 کے ضابطہ 18 کے تحت

کوئی بھی رکن کسی بھی ایسے معاملے پر جو نکتہ اعتراض نہ ہو اور بنیادی طور پر حکومت سے متعلقہ ہو اور اس میں ایک سے زائد معاملات شامل نہ ہو کو ایوان کے زیر غور لانے کیلئے تحریک پیش کرنیکا نوٹس دے سکتا ہے اور اور سپیکر سے گزارش کر سکتا ہے کہ وہ اس تحریک کو ایوان میں بحث کیلئے پیش کرنیکی اجازت دے۔

ایسے معاملے کو اٹھانے کیلئے سپیکر ماسوائے جمعہ کے دوران اجلاس کسی بھی

تھر میں پانی اور غذائی قلّت و بیماریوں کے باعث مرنیوالے بچوں، پارلیمنٹ ہاؤس کی چھتوں کے ٹپکنے، پارلیمنٹ لاجز کی خستہ حالی اور انہیں بجلی کا زائد بل بھیجنے، ٹیلی ویژن چینلز پر مخرب اخلاق پروگراموں اور اشتہارات کے چلنے، ڈی چوک اسلام آباد میں لاپتہ افراد کے لواحقین کے دھرنے کیساتھ ساتھ سوات میں ڈینگی کے پھیلاؤ جیسے اہم معاملات ایوان میں اٹھائے۔

دن کی نشست کا آخری نصف گھنٹہ مختص کر سکتا ہے۔ضابطہ 18 کی تحریک پیش کرنے کیلئے سپیکر کی رضامندی سے مشروط ہے اور اسے صرف طے شدہ تاریخ پر ہی پیش کیا جاسکتا ہے۔

محترمہ عائشہ سید نے اس عرصے کے دوران مجموعی طور پر 08 تحاریک زیر ضابطہ 18 پیش کیں۔ان تحاریک میں سے ایک تحریک جو انہوں نے 10 ویں اجلاس کی پہلی نشست میں اٹھائی کے ذریعے انہوں نے امریکہ میں قید ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو دوران قید درپیش مشکلات کو اجاگر کیا۔انہوں نے ایوان کو بتایا کہ ڈاکٹر عافیہ پر تشدد کیا گیا ہے اور انکا جسم مفلوج ہو چکا ہے ۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ڈاکٹر عافیہ کی رہائی اور وطن واپسی کیلئے فوری اقدامات اٹھائے جائیں ۔ اسی تحریک کے ذریعے انہوں نے یہ بھی کہا کہ ملازمین کی تنخواہوں میں اضافے کے ساتھ ساتھ بدعنوانی بھی بڑھی ہے۔

10 ویں اجلاس کی چوتھی نشست میں ایک تحریک میں انہوں نے سوات کے سیدو شریف ائرپورٹ کی توسیع کے معاملات اٹھائے اور کہا کہ جن لوگوں کی رہائشی اور زرعی زمین اس توسیع کی زد میں آئی ہے ان کے ساتھ انصاف نہیں ہو رہا۔ بے انصافی اور پریشانی کے باعث دو افراد کو دکشی کر چکے ہیں جبکہ عورتیں ، بوڑھے اور بچے فریاد کناں ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت متاثرین کو مارکیٹ کے مطابق اور فوری معاوضے کی ادائیگی یقینی بنائے۔

محترمہ عائشہ سید نے ان تحاریک کے ذریعے تھر میں پانی اور غذائی قلت و بیماریوں کے باعث مرنیوالے بچوں، پارلیمنٹ ہاؤس کی چھتوں کے ٹپکنے، پارلیمنٹ لاجز کی خستہ حالی اور انہیں بجلی کا زائد بل بھیجنے، ٹیلی ویژن چینلز پر مخرب اخلاق پروگراموں اور اشتہارات کے چلنے، ڈی چوک اسلام آباد میں لاپتہ افراد کے لواحقین کے دھرنے کیساتھ ساتھ سوات میں ڈینگی کے پھیلاؤ جیسے اہم معاملات اٹھائے۔ محترمہ نے وفاقی حکومت سے مطالبہ کیا کہ ڈینگی پر قابو پانے کیلئے وفاقی حکومت خیبر پختون خوا کی صوبائی حکومت کی مدد کرے۔

زیب جعفر

این اے 274 (پنجاب)، جماعت: پاکستان مسلم لیگ (ن)

عرصہ رکنیت: 2013 تا 2018

وقاص ریاض

محترمہ زیب جعفر کا تعلق پنجاب کے معروف سیاسی گھرانے سے ہے۔ آپ بطور رکن قومی اسمبلی پہلی مرتبہ فرائض ادا کر رہی ہیں۔ محترمہ زیب جعفر کے دادا جناب محمد اقبال آف چیلیانوالہ اور والدہ محترمہ عشرف اشرف رکن قومی اسمبلی اور والد جعفر اقبال بھی پنجاب کے وزیر صحت اور قومی اسمبلی کے رکن و ڈپٹی سپیکر اور سینیٹر رہ چکے ہیں۔

محترمہ نے اپنے سیاسی کیریئر کا آغاز 1997 میں بطور چیئرپرسن ضلع کونسل رحیم یار خان کی حیثیت سے کیا۔ آپ نے 2002 اور 2008 کے عام انتخابات میں قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 193 سے انتخابی عمل میں حصہ بھی لیا۔

محترمہ زیب جعفر نے اس عرصے کے دوران 12 نشاندہ اور 26 غیر نشاندہ سوالات سمیت مجموعی طور پر 38 سوالات اٹھائے۔

2008 میں آپ نے پنجاب اسمبلی میں خواتین کی 66 مخصوص نشستوں میں سے ایک نشست پر بطور رکن صوبائی اسمبلی منتخب ہوئیں۔

محترمہ زیب جعفر تعلیمی لحاظ سے بھی ایک شاندار پس منظر رکھتی ہیں۔ آپ نے مری کانونٹ سکول سے سینیئر کیمبرج کا امتحان پاس کیا اور 2001 میں پنجاب کے انتہائی معروف تعلیمی ادارے کنیئرڈ کالج لاہور سے گریجویشن کی، بعد ازاں 2005 میں مڈل سیکس یونیورسٹی لندن سے بین الاقوامی تعلقات میں ایم اے کیا۔

آپ وزیر اعلیٰ پنجاب کی سیاسی نائب کے طور پر فرائض ادا کرنے کیساتھ ساتھ پنجاب مسلم لیگ (ن) کی عہدیدار بھی رہ چکی ہیں۔

محترمہ زیب جعفر بطور رکن قومی اسمبلی فرائض ادا کرنے کیساتھ ساتھ سماجی شعبے میں بھی سرگرم ہیں اور پاکستان میں خصوصی بچوں کی تعلیم کے فروغ کیلئے ایک غیر سرکاری تنظیم (این جی او) کی بھی سرپرست ہیں۔

نیچے کی سطور میں 14 ویں قومی اسمبلی کے پہلے تین پارلیمانی سالوں کے دوران محترمہ زیب جعفر کی پارلیمانی کارکردگی کا خلاصہ نذر قارئین ہے۔

حاضری

ایوان زیریں کی رکن کی حیثیت سے ایوان کے اجلاسوں میں باقاعدگی کیساتھ شرکت اراکین کی بنیادی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ 14 ویں قومی اسمبلی کے ابتک 33 اجلاس جبکہ پارلیمان کے 3 مشترکہ اجلاس منعقد ہوئے۔ مجموعی طور پر منعقدہ یہ 36 اجلاس 312 نشستوں پر محیط تھے۔ محترمہ زیب جعفر نے ان میں سے 171 نشستوں میں شرکت کی، 10 سے رخصت لی جبکہ 130 نشستوں سے غیر حاضر رہیں۔

وقفہ سوالات

وقفہ سوالات پارلیمان میں عوامی نمائندگی اور حکومت سے جوابدہی کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ منتخب نمائندے اس ذریعہ کو اختیار کرتے ہوئے مختلف حکومتی اداروں اور امور سے متعلق سوالات اٹھاتے ہیں۔ حکومتی اداروں، محکموں اور وزارتوں کو ایوان کے روبرو جوابدہ بنایا جاتا ہے۔

محترمہ زیب جعفر نے اس عرصے کے دوران 12 نشاندہ اور 26 غیر نشاندہ سوالات سمیت مجموعی طور پر 38 سوالات اٹھائے۔ آپ نے اپنے سوالات میں جن وزارتوں کو مخاطب کیا ان میں کیپیٹل ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن، کابینہ سیکرٹریٹ، اطلاعات و نشریات اور قومی ورثہ، پانی و بجلی، پٹرولیم و قدرتی وسائل، مواصلات، خزانہ، محصولات، اقتصادی امور، شماریات اور نجکاری، داخلہ و انسداد منشیات، صنعت و پیداوار نیشنل فوڈ سیکیورٹی اینڈ ریسرچ اور نیشنل ہیلتھ سروس، ریگولیشنز اینڈ کوآرڈینیشن کی وزارت شامل ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹسوں کے ذریعے راولپنڈی، اسلام آباد کے سنگم پر واقع سڑک آئی جے پی پرنسپل روڈ (فیض آباد تا پیرودھائی) کی خستہ حالی، ملک میں یرقان کے وسیع پیمانے پر پھیلاؤ اور نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے بڑھتے ہوئے رجحان پر اظہار خیال کیا

ایوان کی کارروائی میں عملی شرکت

اس سے مراد ہے کہ کسی رکن نے ایوان کے منعقدہ اجلاسوں کی مختلف نشستوں میں حاضر ہونے کے علاوہ نظام کار میں کتنے امور شامل کرائے، شامل امور پر اگر بحث ہوئی تو اس میں حصہ لیا یا امور شامل بھی کرائے اور ان امور پر منعقدہ بحث میں ذاتی طور پر حصہ بھی لیا۔

محترمہ زیب جعفر نے ایوان زیریں کے 30 ویں اجلاس کی چوتھی نشست جبکہ 28 ویں اجلاس کی 13 ویں نشست، 14 ویں اجلاس کی ساتویں، آٹھویں اور نویں نشستوں میں بالترتیب وزارت مواصلات ،وزارت کیپیٹل ایڈمنسٹریشن اینڈ ڈویلپمنٹ ڈویژن، وزارت نیشنل ہیلتھ سروسز، ریگولیشن اینڈ کوآرڈینیشن سے متعلق ایک ایک جبکہ وزارت داخلہ و منشیات کنٹرول سے متعلق 03 توجہ دلاؤ نوٹس اٹھائے۔ ان توجہ دلاؤ نوٹسوں میں انہوں نے راولپنڈی، اسلام آباد کے سنگم پر واقع سڑک آئی جے پی پرنسپل روڈ (فیض آباد تا پیرودھائی) کی خستہ حالی، ملک میں یرقان کے وسیع پیمانے پر پھیلاؤ اور نوجوانوں میں منشیات کے استعمال کے بڑھتے ہوئے رجحان پر اظہار خیال کیا۔

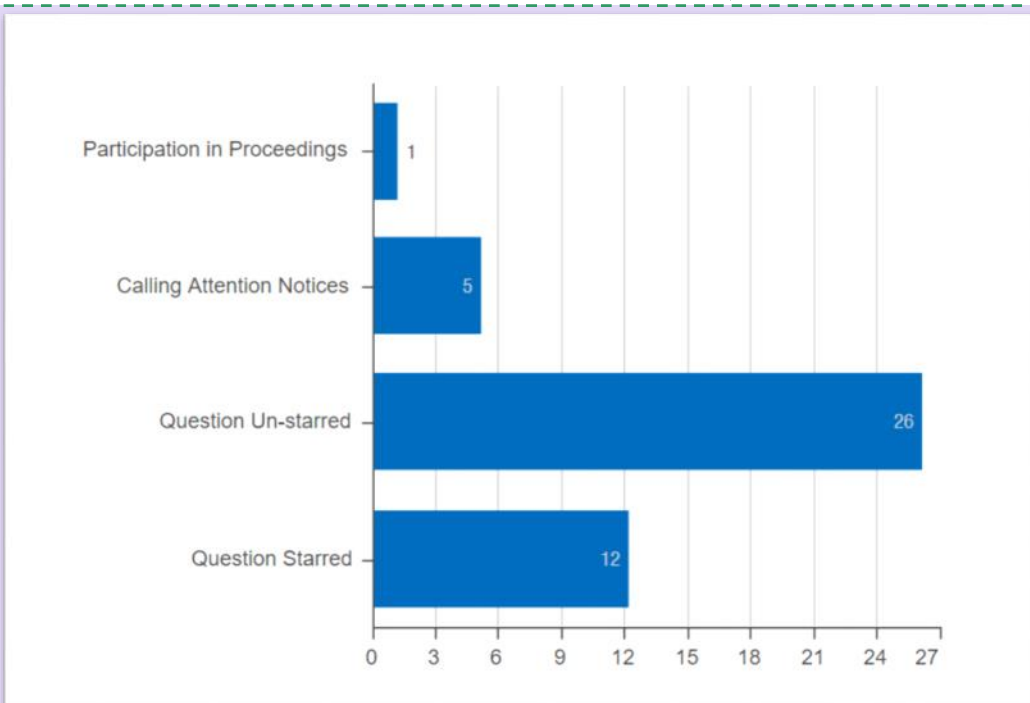

محترمہ نے قومی اسمبلی اور پارلیمان کے مجموعی طور پر منعقدہ 36 اجلاسوں کی 312 نشستوں میں سے 171 میں شرکت کی، 11 سے رخصت لی جبکہ 130 نشستوں سے غیر حاضر رہیں

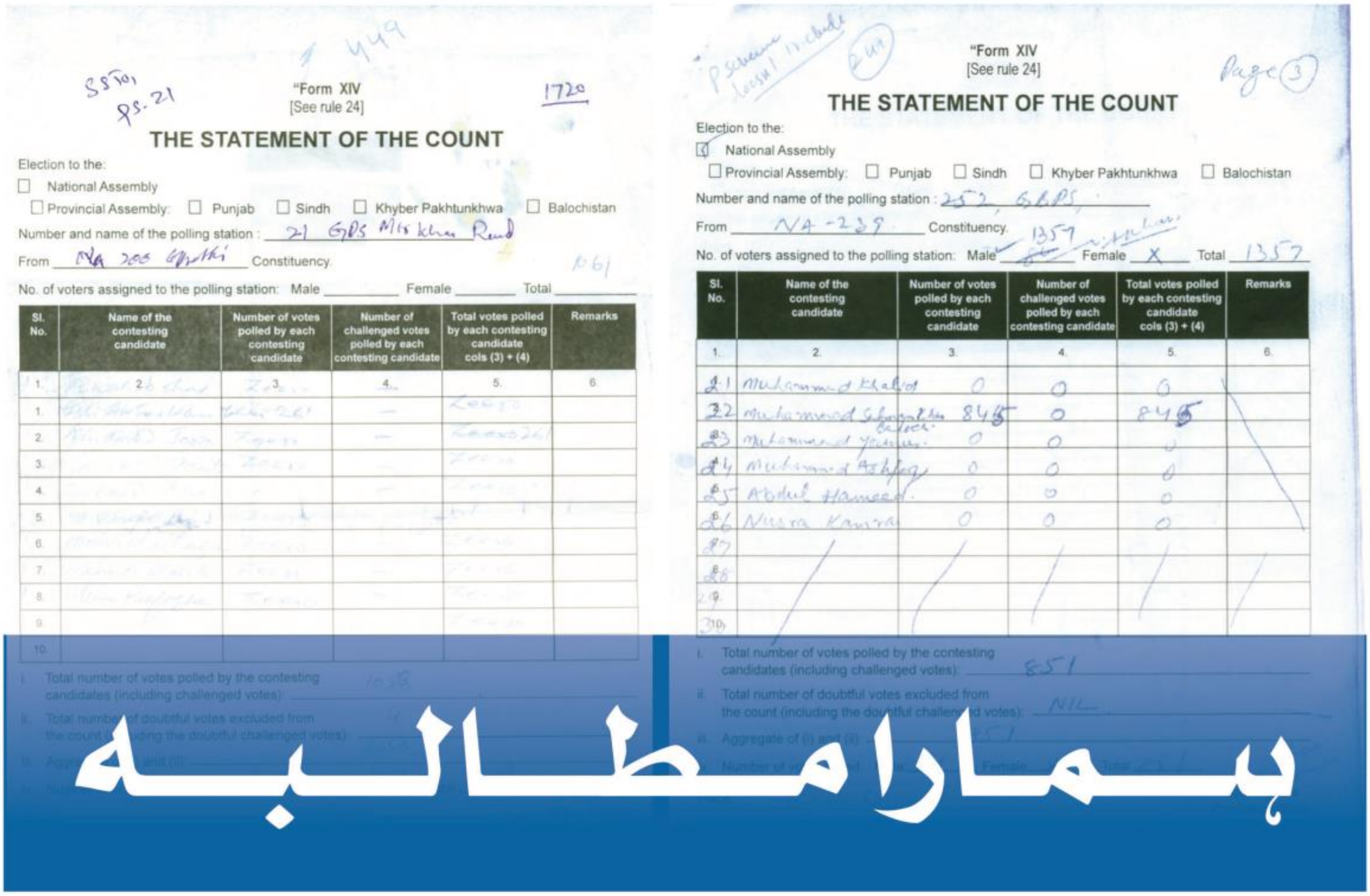

"Form XIV
[See rule 24]

THE STATEMENT OF THE COUNT

Election to the:
☐ National Assembly
☐ Provincial Assembly: ☐ Punjab ☐ Sindh ☐ Khyber Pakhtunkhwa ☐ Balochistan
Number and name of the polling station : 21 GPS Mir Khan Road
From NA 200 Ghotki Constituency.
No. of voters assigned to the polling station: Male ______ Female ______ Total ______

Sl. No.	Name of the contesting candidate	Number of votes polled by each contesting candidate	Number of challenged votes polled by each contesting candidate	Total votes polled by each contesting candidate cols (3) + (4)	Remarks
1.	2.	3.	4.	5.	6.
1.	[illegible]	[illegible]	—	[illegible]	
2.	[illegible]	[illegible]	—	[illegible]	
3.	[illegible]	[illegible]		[illegible]	
4.					
5.	[illegible]	[illegible]		[illegible]	
6.	[illegible]	[illegible]		[illegible]	
7.	[illegible]	[illegible]		[illegible]	
8.	[illegible]	[illegible]		[illegible]	
9.					
10.					

i. Total number of votes polled by the contesting candidates (including challenged votes):
ii. Total number of doubtful votes excluded from the count (including the doubtful challenged votes):

"Form XIV
[See rule 24]

THE STATEMENT OF THE COUNT

Election to the:
☒ National Assembly
☐ Provincial Assembly: ☐ Punjab ☐ Sindh ☐ Khyber Pakhtunkhwa ☐ Balochistan
Number and name of the polling station : 252, GBPS,
From NA-239 Constituency.
No. of voters assigned to the polling station: Male ______ Female X Total 1357

Sl. No.	Name of the contesting candidate	Number of votes polled by each contesting candidate	Number of challenged votes polled by each contesting candidate	Total votes polled by each contesting candidate cols (3) + (4)	Remarks
1.	2.	3.	4.	5.	6.
1	Muhammad Khalid	0	0	0	
2	Muhammad Saleem	845	0	845	
3	Muhammad Younus	0	0	0	
4	Muhammad Ashfaq	0	0	0	
5	Abdul Hameed	0	0	0	
6	Nusra Kamra	0	0	0	
7					
8					
9					
10					

i. Total number of votes polled by the contesting candidates (including challenged votes): 851
ii. Total number of doubtful votes excluded from the count (including the doubtful challenged votes): NIL
iii. Aggregate of (i) and (ii)

ہمارا مطالبہ

الیکشن کمیشن آف پاکستان 2013 کے عام انتخابات کو شفاف بنانے کیلئے مندرجہ ذیل فارمز کو اپنی ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرے

- Form XIV (Statement of the Count)
- Form XV (Ballot Paper Account)
- Form XVI (Consolidation of Statements of the Count)
- Form XVII (Result of the Count)
- Polling Scheme exactly as implemented on Election Day

Free & Fair Election Network
FAFEN

See more at:
http://www.fafen.org/petition/ecp/sign

SIGN THIS PETITION